تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ　　لاہور

# ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۶ تا ۱۲/ اگست ۱۹۹۸ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

## قادیانیت : علامہ اقبال کی نظر میں

"ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں (ختم نبوت) سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے"۔ "..... کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کیلئے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں (قادیانی گروپ، لاہوری گروپ) کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اُس وقت سے بیزار تھا جب ایک نئی نبوت — بانی اسلامؐ کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت — کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے سابقہ اور موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر تبدیل نہیں ہوا کرتے"۔

(محمد متین خالد کی کتاب "قادیانیت سے اسلام تک" سے ایک اقتباس)

قیمت : 3 روپے

شمارہ : 30

# "خود کردہ را علاجے نیست"

مرزا ایوب بیگ' لاہور

اگرچہ پاکستان میں حالات کی خرابی کا رونا تو روزِ اول سے رویا جا رہا ہے لیکن یقیناً پاکستان اس وقت داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر انتہائی اندوہناک مشکلات کا شکار ہے۔ اقتصادی بحران کسی طرح حل ہوتا نظر نہیں آتا بلکہ آنے والے وقت میں اس کے مزید گہرا ہونے کے قوی امکانات ہیں۔ ملک میں ہڑتالوں اور مظاہروں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ہڑتالیں اور مظاہرے کرنے والے وہ تاجر ہیں جو نواز شریف کی فوج کے ہراول دستے کی حیثیت رکھتے تھے۔ بڑے صوبے پنجاب کے خلاف تینوں چھوٹے صوبے یک لخت خم ٹھونک کر سامنے آ گئے ہیں اور وہ ایسا تاثر دے رہے ہیں جیسے ان کی تمام محرومیوں اور مصیبتوں کا باعث صرف پنجاب ہے۔ خارجی سطح پر اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہم تنہائی کا شکار ہیں لیکن ہمارے دوست خصوصاً مسلم ممالک سپریم پاور امریکہ کی نافرمانی کرنے کا تصور نہیں کر سکتے۔ بھارت جو یقیناً پاکستان کا ازلی دشمن ہے' کشمیر کے محاذ پر اس سے جنگ چھڑ چکی ہے۔ یہ وہ حالات ہیں جن سے آج پاکستان دوچار ہے۔ اگرچہ اقتصادی بحران کی ذمہ داری صرف موجودہ حکومت یا کسی ایک حکومت پر نہیں ڈالی جا سکتی لیکن یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ موجودہ حکومت کی اقتصادی پالیساں انتہائی ناقص اور بعض شخصیات یا بعض اداروں کو سامنے رکھ کر بنائی جاتی رہی ہیں جو اس اقتصادی بحران کا باعث بنیں۔ خصوصاً فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کر کے اس ملک کی اقتصادی بنیادوں پر ایسا تیشہ چلایا گیا ہے جس کے اثرات ایک طویل عرصے تک محسوس کئے جائیں گے۔ یعنی جس Foreign exchange کی ہمیں شدت سے ضرورت تھی اس کا داخلہ ہم نے اپنے ملک میں اس طرح بند کر دیا کہ جو لوگ یہ فارن کرنسی اپنے وطن میں بھیجتے تھے ان کے اعتماد کو Shatter کر دیا' جس سے فارن کرنسی کا flow یکدم رک گیا۔

بے نظیر نے تھرمل بجلی کے معاہدے کر کے ملک کو اندھے غار میں دھکیلا تھا۔ موجودہ حکومت نے بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں سے mishandling بلکہ misbehave کیا جس سے غیر ملکی سرمایہ کار بری طرح خوفزدہ ہو کر ملک سے بھاگ گئے جس سے سٹاک ایکسچینج کی حالت غیر ہو گئی۔ پاکستان کو اس وقت جو دوسرا بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ تاجروں کا سیلز ٹیکس ادا کرنے سے صاف صاف انکار کر دینا ہے۔ اگرچہ تاجروں کے سیلز ٹیکس کے نفاذ کے خلاف بعض دلائل بڑے وزنی ہیں۔ مثلاً انتہائی

## تجزیہ

کرپٹ انتظامیہ کی اقتصادی موت واقع ہو جائے گی' یہ کرپٹ انتظامیہ انہیں ایک دن بھی چین سے کاروبار نہیں کرنے دے گی۔ جب بھی کسی حکومت نے نیا ٹیکس لگانے کی کوشش کی تاجروں نے مزاحمت کی لیکن کچھ لے دے سے مسئلہ حل ہو گیا۔ اب جو تاجروں نے سیلز ٹیکس دینے سے سرے سے ہی انکار کر دیا ہے تو اس کے ذمہ دار خود نواز شریف ہیں صرف نواز شریف۔ یہ ایک طویل کہانی ہے۔ سیلز ٹیکس لگانے کی کوشش سب سے پہلے جونیجو مرحوم نے کی تھی اس وقت نواز شریف پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے لیکن ان کی نظر جونیجو والی کرسی (یعنی وزیر اعظم کی کرسی) پر لگ چکی تھی۔ لہٰذا پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہوتے ہوئے جس عدم تعاون کا کھلم کھلا اظہار انہوں نے وزیر اعظم بے نظیر سے کیا تھا خفیہ اور دبے دبے انداز میں اپنی ہی جماعت کے وزیر اعظم جونیجو سے بھی کیا تھا۔ جب جونیجو دور میں بجٹ میں ساڑھے بارہ فیصد سیلز ٹیکس لگایا گیا تو انتہائی باوثوق ذرائع سے راقم کے علم میں یہ بات آئی تھی کہ تاجروں نے سیلز ٹیکس کے خلاف ہڑتال پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف کے اشارے پر کی تھی۔ پھر بے نظیر دور میں ہر قسم کے ٹیکس کے خلاف نواز شریف کھلم کھلا تاجروں کو ہڑتال پر اکساتے رہے۔ اسی وجہ سے نواز شریف تاجروں کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ وہ سمجھے شاید نواز شریف کے وزیر اعظم بنتے ہی ٹیکسوں سے خصوصاً سیلز ٹیکس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات حاصل ہو جائے گی۔ اب وہی نواز شریف تاجروں کے گلے میں سیلز ٹیکس کا پھندہ ڈال رہے ہیں اور تاجر اپنے سابقہ محبوب رہنما کو گالیاں دے رہے ہیں اور نقصان ملک کا ہو رہا ہے۔ جن مسائل کی راقم نے آغاز میں نشان دہی کی ہے ان میں سے داخلی سطح پر آخری لیکن اہم ترین مسئلہ پنجاب کے خلاف چھوٹے صوبوں کے متحدہ محاذ کا ہے۔ اس حوالہ سے بدترین اور افسوسناک ترین خبر یہ ہے کہ بے نظیر بھٹو نے قومی اور وفاقی سطح پر سیاست کو خیرباد کہہ کر سندھ تک خود کو محدود کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سندھی قوم پرست لیڈر جو بھٹو کی پھانسی کے بعد لگاتار اس کوشش میں تھے کہ بے نظیر بھٹو قومی سیاست کو ترک کر کے خود کو سندھ تک محدود کریں اور سندھ کی لیڈر کی حیثیت سے پنجاب کے خلاف میدان میں اتریں بالآخر کامیاب ہو گئے ہیں۔ بے نظیر بھٹو جنہوں نے اپنے دورِ حکومت میں کالاباغ ڈیم کے لئے بجٹ میں فنڈز مہیا کئے تھے اور کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے بارے میں اتفاق رائے کا موقف رکھتی تھیں' کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف سندھ کی رہنمائی قبول کر چکی ہیں اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ پنجاب کی پیپلزپارٹی کو موقف پر قائم رہنے کی اجازت ہے دوسرے معنوں میں پیپلزپارٹی پنجاب سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ بے نظیر بھٹو کے قومی سیاست کو خیرباد کہنے کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ مخالفین خصوصاً نواز شریف نے اپوزیشن لیڈر کو میڈیا ٹرائل' کرپشن کے بے شمار الزامات اور ان کے خاوند کو مسلسل جیل میں رکھ کر جس طرح دیوار کے ساتھ لگا دیا ہے۔ بے نظیر بھٹو کے پاس اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ خود کو سندھ تک محدود کر لیتیں۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے ترغیب اور دباؤ کے باوجود انہوں نے سندھ کی سیاست پر قومی سیاست کو اس لئے ترجیح دی کہ انہیں پاکستان بھر میں اقتدار ملنے کی توقع

تھی اور اب انہیں چونکہ قومی سطح پر اقتدار ملنے کی توقع نہیں رہی لہٰذا خالصتاً ایک موقع پرست لیڈر کی طرح بے نظیر بھٹو نے سندھ میں' جہاں انہیں اب بھی اقتدار ملنے کی توقع ہے' سیاسی پناہ حاصل کرلی ہے۔ ہماری رائے میں اگر پہلی وجہ درست بھی ہے تب بھی ایک محب وطن لیڈر کی حیثیت سے انہیں قومی سیاست اور قومی مفادات کو تج نہیں کرنا چاہئے تھا۔

جہاں تک تینوں چھوٹے صوبوں کے قوم پرست لیڈروں کے کالاباغ ڈیم کے حوالہ سے پنجاب کے خلاف اشتعال انگیز بیانات اور ضرورت سے زیادہ جرات اور دلیری سے بھڑکیں مارنے کا تعلق ہے تو یہ حوصلہ انہیں خود میاں نواز شریف نے دیا ہے۔ سرحد سے ولی خاں' بیگم ولی خاں اور اجمل خٹک ہوں یا بلوچستان سے اکبر بگٹی' اختر مینگل بمع اپنے محترم والد عطا اللہ مینگل' عبدالصمد اچکزئی مرحوم کے فرزند ارجمند محمود اچکزئی اور سندھ سے ذوالفقار علی بھٹو کے ٹیلنٹڈ کزن ممتاز بھٹو اور کراچی سے الطاف حسین' ان سب قوم پرست اور انتہاپسند لیڈروں کے ناز نخرے جس طرح میاں نواز شریف نے اٹھائے ہیں اور ان کے ناجائز مطالبات پورے کئے ہیں ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ افغانستان میں مجاہدین کی کامیابیوں اور سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد ولی خاں اینڈ کمپنی سرحد میں سیاسی طور پر دیوالیہ ہو گئی تھی۔ ولی خان خود قومی اسمبلی کی نشست میں بری طرح شکست کھا گئے۔ مسلم لیگ اور خود میاں نواز شریف ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۷ء کے درمیان سب سے زیادہ مقبول پنجاب میں ہوئے۔ لیکن اس کے بعد سرحد میں ان کی مقبولیت کا گراف سب سے اونچا تھا لیکن یہ مقبولیت اے این پی کی جھولی میں ڈال دی گئی۔ فروری ۹۷ء میں اے این پی کو زیادہ تر نشستیں مسلم لیگ اور میاں نواز شریف کی ذاتی مقبولیت کی وجہ سے حاصل ہوئیں۔ بلوچستان میں محمود اچکزئی کو ہر موقع پر سپورٹ کیا گیا۔ اختر مینگل کی وزارت اعلیٰ کے لئے جو کچھ میاں نواز شریف نے کیا اس سے زیادہ وہ شہباز شریف کے لئے بھی نہیں کرسکتے تھے۔ اب اکبر بگٹی سے محبت کی پینگیں بڑھائی جارہی ہیں۔ ممتاز بھٹو' جو اپنے کزن کی پھانسی کے بعد کئی بار ایسے بیانات دے چکے ہیں جن سے پاکستان سے نفرت کا کھلے عام اظہار ہوتا ہے' سے سندھ میں بھرپور تعاون کیا گیا۔ کراچی کے الطاف حسین "لاڈلوں" کی فہرست میں شروع ہی سے ٹاپ پر ہیں ان کے لئے کیا کچھ کیا گیا اس کی تفصیل تحریر کرنے کے لئے مکمل کتاب درکار ہے۔ میاں نواز شریف بہت خوش قسمت ہیں یا انہیں ایسا ڈھنگ آتا ہے کہ صحافی حضرات تھوک کے حساب سے ہمیشہ ان کی پشت پر رہتے ہیں۔ لہٰذا ایک عرصہ سے اکثر صحافی جن میں دائیں بازو کے وہ صحافی بھی شامل ہیں جو ان قوم پرست لیڈروں کو ہمیشہ غدار کہتے آئے ہیں میاں نواز شریف کے اس "حسن سلوک" کی یہ تاویل کرتے آئے ہیں کہ میاں صاحب کی حکمت عملی یہ ہے کہ اس طرح یہ لیڈر حضرات قومی دھارے میں شامل ہو جائیں گے بالفاظ دیگر وہ اِن بوڑھے طوطوں کو حب الوطنی کا سبق پڑھا رہے تھے' لیکن یہ قوم پرست لیڈر خصوصاً ولی خان اور ان کے حواری شروع سے کہہ رہے تھے کہ ہمارا اور مسلم لیگ کا اشتراک اس وجہ سے ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے موقف میں لچک پیدا کی ہے اور یہ درست بھی معلوم ہوتا تھا کیونکہ ولی خاں اس تمام عرصے میں تحریک پاکستان اور بانی پاکستان کے بارے میں زہر افشانی کرتے رہے۔ اس سارے پس منظر میں یہ شکوہ کرنا کہ قوم پرست لیڈر ایک ہوگئے ہیں اور انہوں نے پنجاب کے خلاف بغاوت کردی ہے اس کا ایک ہی جواب ہے "خود کردہ را علاج نیست"۔ میاں صاحب قوم پرست اور انتہاپسند لیڈروں کو ہماری رائے میں اتنی غیر معمولی اہمیت کیوں دیتے رہے اور پاکستان کے خارجی معاملات کیسے جا رہے اس پر انشاء اللہ آئندہ بات ہوگی۔

## لزوم جماعت

جماعت اور فرد کا تعلق چولی دامن کا ہے۔ جماعت فرد کے لئے نعمت ہے اور فرد جماعت کی بنیاد و اساس۔ حضور ﷺ نے فرمایا "جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب"۔ سمجھ دار اور مخلص رفیق اپنی ذاتی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر جماعتی مفاد کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے بسا اوقات مشکلات بھی برداشت کرنا پڑتی ہیں مگر وہ جماعت کا التزام رکھتا ہے۔ خلافت راشدہ ایک ایسا نظام تھا جس نے آنے والی مسلم تحریکوں کے لئے ہر شعبے میں ایسی روشن مثالیں پیش کیں جو اسلامی تحریکوں کے لئے مشعل راہ اور التزام جماعت کے باب میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال ہمیں دور عثمانی رضی اللہ عنہ کے ایک واقعہ میں نظر آتی ہے:

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ سے ربذہ (نواحی آبادی) منتقل ہونے کا حکم دیا۔ ربذہ میں اہل عراق کی ایک جماعت ان کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے آپ کے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ اگر آپ علم بغاوت بلند کردیں تو جتنی فوج آپ حکم دیں ہم جمع کردیں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کی باتیں سن کر کہا "اے اہل اسلام! ایسی باتیں مت کرو اور شیطان کے اشاروں پر مت چلو۔ بے شک جو عادل حاکم کو نیچا دکھانا چاہے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ خدا کی قسم اگر عثمان مجھے تختہ دار پر بھی لٹکا دے یا مجھے سلطنت کے ایک دور دراز کونے سے دوسرے دور دراز کونے کی طرف مسلسل سفر کرنے کا حکم دے دے تو بھی میں اس کی اطاعت کروں گا اور صبر کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے کہ اس میں میرے لئے اجر و ثواب اور بہتری ہے' سر تسلیم خم کردوں گا"۔

(شہید محراب حضرت عمرؓ بن خطاب سے ماخوذ)

## اطلاع برائے رفقاء تنظیم اسلامی

# سالانہ اجلاس توسیعی مشاورت

ان شاء اللہ العزیز 10-11/ اگست بروز پیر منگل منعقد ہوگا۔

اظہار خیال کرنے والے رفقاء 10 اگست کو زیادہ سے زیادہ صبح 10/ بجے تک لازماً پہنچ جائیں

بمقام:

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو' لاہور

پریس ریلیز

## ”نظامِ خلافت کی جانب پیش رفت نہ ہونے کے باعث ملک ہارڈ انقلاب کی طرف بڑھ رہا ہے؟“

### ○ ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا خطاب جمعہ

۳۱ جولائی۔ پاکستان کے قیام کو اسلام کے عالمی غلبہ کی خدائی سکیم کی اہم کڑی کی حیثیت حاصل ہے۔ عہد حاضر میں جدید اسلامی ریاست کا ماڈل بننے کا اہل صرف اور صرف پاکستان ہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان لازماً اسلام کا گہوارہ بنے گا۔ آئینی و دستوری سطح پر ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام سے پاکستان میں ”سافٹ انقلاب“ برپا ہو سکتا تھا مگر اس ضمن میں پیش رفت نہ ہونے کی وجہ سے ملکی حالات ”ہارڈ انقلاب“ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انفرادی اصلاح اور منظم و پرامن احتجاجی تحریک کے ذریعے ہی اسلامی انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ ایٹمی دھماکوں سے پیدا ہونے والا جوش و خروش اب ختم ہو چکا ہے۔ اس وقت ملک انتہائی بے یقینی کی بدترین صورتحال سے دوچار ہے۔ مالیاتی شعبہ میں افراتفری کا عالم ہے اور تینوں چھوٹے صوبوں میں عملاً مرکز کے خلاف بغاوت ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی جو ماضی میں وفاق پاکستان کی علمبردار اور چاروں صوبوں کی زنجیر ہونے کی دعوئ دار تھی اب اس پارٹی کے قائدین بھی ملک میں ۷۱ء کی تاریخ دہرانے کی باتیں کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ قومی اسمبلی عملاً ”ربڑ سٹیمپ“ بن چکی ہے اور پورا حکومتی ڈھانچہ شریف برادران، سرتاج عزیز اور مشاہد حسین کے مابین گردش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خود کو ”سقراط اور بقراط“ سمجھنے والے سیاسی رہنماؤں کی اکثریت قومی یا ٹیکنو کریٹس کی حکومت کے قیام کی خواہاں ہیں جبکہ محترم قاضی حسین احمد کی تجویز انتہائی سادہ سی ہے وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے خود کو اقتدار کے لئے موزوں ترین شخصیت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مسائل بے وقت کی راگنیاں چھیڑنے سے نہیں بلکہ اسلام کے حقیقی نظام کے نفاذ ہی سے حل ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ عالم اسلام اگرچہ نوآبادیاتی تسلط سے آزاد ہو چکا ہے مگر مغرب کے گماشتہ اور آلہ کار مسلم حکمران ابھی تک استعماری طاقتوں کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ دنیا سے نوآبادیاتی نظام کے خاتمے کے ساتھ ہی نئے عالمی مالیاتی استعمار نے اپنا تسلط قائم کرنا شروع کر دیا تھا چنانچہ تیسری دنیا کے بیشتر ممالک سمیت پاکستان پر بھی نئے عالمی مالیاتی استعمار کی گرفت مضبوط ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اخلاقی اقدار کے خاتمہ کے لئے ذرائع ابلاغ کے ذریعے ”ثقافتی استعمار“ بھی دنیا پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہے۔ اُمت مسلمہ اجتماعی قیادت کے بغیر ”ہجوم مومنین“ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور امت واحدہ اس وقت کئی مسلمان اقوام میں بٹ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآنی تعلیمات کو اپنا کر اور ایک امام کی قیادت کے زیر سایہ ہی اُمت مسلمہ دنیا میں اپنا اصل کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

☆ ☆ ☆

## ”پارلیمنٹ کی صد فیصد اکثریت بھی قرآن و سنت کے احکامات میں تبدیلی و ترمیم کا اختیار نہیں رکھتی“

### الحمرا ہال میں تحریک خلافت کے سیمینار بعنوان: ”عہدِ خلافت میں نظامِ خلافت کا دستوری خاکہ“ میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب

۲ اگست = اسلامی ریاست میں پارلیمنٹ کی صدفی صد اکثریت بھی قرآن و سنت کے احکامات میں کسی ترمیم و تبدیلی کا اختیار نہیں رکھتی۔ حاکمیت عوامی کے تصور پر مبنی موجودہ جمہوری نظام کفر اور شرک ہے۔ امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے الحمراء ہال میں تحریک خلافت کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں ”عہد حاضر میں نظام خلافت کا دستوری و قانونی خاکہ“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مختلف فقہی ممالک کی بجائے قرآن و سنت کو ملک کے اعلیٰ ترین قانون کی حیثیت حاصل ہوگی۔ دین سے بے بہرہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور جدید تعلیم سے بے بہرہ علماء دین دونوں ”عالمانِ کم نظر“ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام میں مذہبی طبقہ کی حکومت کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اب قرآن و سنت کے دائرے میں رہ کر کیا جانے والا اجتہاد ہی پارلیمنٹ کے ذریعے ہی نافذ ہوگا جبکہ دستور کے محافظ کا کردار عدلیہ کرے گی۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ انسانی حقوق کا تصور اسلام کا عطا کردہ ہے جبکہ جمہوری نظام بادشاہت کا چربہ ہے۔ پہلے وقت کا نبی ﷺ ہی خلیفہ کے منصب پر فائز ہوتا تھا مگر ختم نبوت کے بعد شخصی خلافت کی بجائے مسلمانوں کی اجتماعی خلافت قائم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دستور کی طرح سیاسی پارٹیوں کے منشور میں بھی مخالف اسلام نظریات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ غیر مسلم اسلامی ریاست کی پارلیمنٹ کے نہ رکن منتخب ہو سکتے ہیں اور نہ انہیں پالیسی ساز اداروں کے اعلیٰ مناصب پر فائز کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ سے گریز اور سودی نظام کو ختم نہ کرنا ملک میں ”سافٹ انقلاب“ کے راستے کی واحد رکاوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی سیاست اور ہنگامہ آرائی کے بجائے پرامن اور منظم اجتماعی تحریک کے ذریعے ہی اسلامی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اقبال کے خوابوں کی سرزمین پاکستان ہی عہد حاضر کی ماڈل اسلامی ریاست بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام کے عادلانہ نظام کے بغیر ملک کو درپیش موجودہ خوفناک مسائل سے چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی نے کہا کہ اسلامی نظام کا قیام ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے۔ ملک کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لئے دینی جماعتوں کو باہم مربوط کی کوششیں کرنا ہوں گی۔ پیپلز پارٹی کے سابق رہنما قیوم نظامی نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل کے بغیر کوئی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ پاکستان اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے قائم ہوا تھا مگر دین اور سیاست میں تفریق کی وجہ سے یہاں اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم کی وراثت کے علمبردار نظام خلافت قائم کر کے بانی پاکستان کے حقیقی وارث بن سکتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات کے چیئرمین جناب سجاد نصیر نے کہا کہ مغرب میں علمی و فکری سطح پر ارتقاء کا عمل جاری ہے جبکہ عالم اسلام میں عوام کے سماجی معاشی اور سیاسی مسائل کے حل کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔

# بیت المال کی حفاظت ...... عظمت کے نشان

(مرتب : حافظ محبوب احمد ——— ماخوذ : "ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء" از : شاہ ولی اللہؒ)

احنف بن قیس شرفاء کی ایک جماعت کو لے کر عراق سے حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ دیکھا کہ سخت طپش میں اور لُو کے وقت حضرت عمر فاروقؓ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کی تلاش میں محو ہیں۔ جب آپ نے احنف بن قیس کو دیکھا تو فرمایا احنف آؤ! تھوڑی دیر اونٹ تلاش کرنے میں میری مدد کرو' اس لئے کہ اس میں یتیموں' مساکین اور بیواؤں کا حق ہے۔ ایک شخص نے کہا آپ کے عاملان صدقہ میں سے کسی شخص کو اس کام کے لئے حکم کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: "مجھ سے اور احنف بن قیس سے زیادہ اس کام کے لائق اور کون شخص ہو گا' جو مسلمانوں کا متولی ہے اس پر واجب ہے جو کچھ کہ اوروں پر واجب ہے"۔

☆ ☆ ☆

ابو بکر الحسنی سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عمرفاروقؓ' عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکان صدقہ (جہاں زکوٰۃ کے اونٹ باندھے جاتے تھے) آئے۔ جب وہاں پہنچے تو حضرت عثمانؓ تو سایہ میں لکھنے کے لئے بیٹھ گئے اور حضرت علیؓ لکھوانے کے لئے آپ کے پاس کھڑے ہوگئے اور حضرت عمرفاروقؓ دھوپ میں اونٹوں کے پاس کھڑے ہو گئے۔ آپ کے پاس دو چادریں تھیں ایک آپ باندھے ہوئے تھے اور دوسری کو سر پر رکھ لیا تھا اور اونٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کا رنگ اور اُن کے دانت لکھواتے جاتے تھے۔ اس موقع پر حضرت علیؓ نے حضرت عثمان غنیؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ تو "قوی الامین" ہیں۔

☆ ☆ ☆

محمد بن علی بن حسین حضرت عثمان غنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ موسم گرما میں ایک دفعہ حضرت عمرفاروقؓ کے ساتھ بمقام عالیہ آئے۔ یہاں حضرت عمرفاروقؓ کی کچھ جائیداد تھی۔ اس وقت حضرت عثمان غنیؓ نے دیکھا کہ ایک شخص مدینہ طیبہ سے دو اونٹ ہانکتا چلا آرہا ہے۔ اس وقت شدت گرمی کا یہ حال تھا کہ گویا زمین پر آگ بچھی ہوئی تھی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا اگر یہ شخص اس وقت ٹھہر جاتا اور ٹھنڈے وقت آتا تو بہتر تھا۔ جب یہ شخص قریب آیا تو آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ دیکھ تو یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص سر سے چادر باندھے اونٹوں کو ہانکتا چلا آرہا ہے۔ پھر یہ شخص اور زیادہ قریب ہو گیا تو آپ نے کہا اب دیکھو تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرفاروقؓ چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ تو امیرالمومنین ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کھڑے ہوئے اور دروازے سے سر نکال کر دیکھا' جونہی لُو کی لپٹیں لگیں آپ نے اپنا سر مبارک اندر کر لیا۔ جب حضرت عمرفاروقؓ سامنے کھڑے ہوئے تو حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا! آپ اس گرمی کے وقت کیوں نکلے۔ فرمایا: زکوٰۃ کی یہ دو اونٹنیاں پیچھے رہ گئی تھیں اس لئے میں نے چاہا کہ انہیں بھی اونٹنیوں میں جا کر چھوڑ آؤں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ گم ہو جائیں اور اللہ مجھ سے سوال کرلے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: امیرالمومنین اب آپ سایہ میں آرام کیجئے ہم ان کو چھوڑ آتے ہیں۔ فرمایا: بس سایہ میں تم ہی بیٹھو' یہ کہہ کر چلے گئے۔

☆ ☆ ☆

خلیفہ دوم کے پاس ایک مرتبہ بحرین سے مشک آیا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کوئی عورت اس کا وزن کرے تاکہ میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ آپ کی زوجہ عاتکہ بولیں میں عمدہ وزن کرتی ہوں۔ آپ خاموش رہے۔ بعد ازاں آپ نے پھر کہا کہ کوئی عورت اسے وزن کردے میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ آپ کی زوجہ عاتکہ نے پھر آپ سے کہا کہ میں اچھا وزن کرتی ہوں۔ آپ نے کہا نہیں! تم چاہتی ہو کہ وزن کرتے وقت اس کی گرد و غبار جھاڑنے کے خیال سے اپنی گردن اور ہاتھ پر لگالو اور اس طرح میں مسلمانوں سے زیادہ حصہ پاؤں؟

☆ ☆ ☆

ایک مرتبہ حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ بیت المال کا خراج مسلمانوں میں تقسیم کر رہے تھے کہ آپ کی ایک بیٹی آئی اور بیت المال سے ایک درہم اٹھا کر چلی گئی۔ آپؓ اُس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ شانہ مبارک سے چادر ڈھلک گئی۔ بچی گھر میں داخل ہو گئی اور درہم منہ میں رکھ لیا۔ آپ نے بیٹی کے منہ میں انگلی ڈال کر درہم نکال لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔ فرمایا کہ "اے لوگو! عمر اور آل عمر کے لئے اس مال میں اتنا ہی ہے جتنا کہ مسلمانوں کے لئے' خواہ نزدیک کے مسلمان ہوں اور خواہ دُور کے مسلمان ہوں"۔

☆ ☆ ☆

ایک مرتبہ بیت المال کے خادم ابو موسیٰ کو بیت المال کی صفائی کے دوران ایک درہم ملا۔ یہ درہم انہوں نے حضرت عمرفاروقؓ کے لڑکے کو دے دیا جو یہاں سے گزرتا ہوا جارہا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ میں درہم دیکھا تو پوچھا کہ یہ درہم کہاں سے لیا ہے؟ لڑکے نے کہا مجھے ابو موسیٰ نے دیا ہے۔ آپ نے درہم لے کر بیت المال میں ڈال دیا اور ابو موسیٰ سے کہا کہ تمہیں آل عمر سے حقیر ترین مدینہ میں کوئی گھر نہ ملا۔ کیا تم نے چاہا کہ امت محمدیہؐ میں سے کوئی شخص نہ رہے جو ہم پر ظلم کا مواخذہ کرے۔

☆ ☆ ☆

دارالخلافت میں شام سے روغن زیتون لایا گیا۔ حضرت عمرفاروقؓ نے پیالہ بھر بھر کر اُسے تقسیم کرنا شروع کیا۔ آپ کے پاس اس وقت آپ کے فرزند بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تقسیم کر چکنے کے بعد انہوں نے پیالہ اپنے سر کے بالوں سے مل لیا۔ آپؓ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تمہارے سر کے بال مسلمانوں کے تیل سے بڑی رغبت رکھتے ہیں۔ بعد ازاں ہاتھ پکڑ کر حجام کے پاس لے گئے اور ان کے سر کے بال ترشوائے اور فرمایا کہ یہ بات تم پر زیادہ سہل ہے۔

# حق کا بول بولا ہو کر رہے گا مگر....

تحریر : نجیب صدیقی

تعمیر کے لئے بنیاد کا پختہ اور گہرا ہونا شرط اول ہے اس کے بغیر تعمیر تو ہو گی مگر وہ پائیدار نہیں ہوگی۔ یہی حال جماعتوں اور تنظیموں کا بھی ہے۔ اگر ان کی فکری اساس کسی گہرے فکر و فلسفہ پر نہ ہوئی تو وہ نہ کوئی انقلابی تبدیلی لا سکتی ہیں اور نہ وہ معاشرے کو کچھ دے سکتی ہیں۔ قرآن مجید نے اس کی مثال درخت سے دی ہے۔ ایک درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین کے اندر گہری اتری ہوئی ہیں اور وہ اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہے۔ اس کی شاخیں آسمان کی بلندی کو چھو رہی ہیں۔ وہ سایہ دار درخت پھل بھی لاتا ہے اور لوگ اس کے نیچے راحت بھی پاتے ہیں۔ آندھی اور طوفان اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ دوسری مثال اس پودے کی سی ہے جس کی جڑیں زمین کی سطح تک محدود ہیں بظاہر وہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے مگر بادِ صرصر کا ایک جھونکا اسے سمیٹ کر رکھ دیتا ہے۔

توحید کی بناء پر کھڑی ہونے والی جماعتوں کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کا ذکر اوپر کی سطور میں ہو چکا۔ جبکہ شرک اختیار کرنے والی جماعتیں اس بیل کی مانند ہیں جو زمین کی سطح پر چھائی ہوئی نظر آتی ہے مگر وہ حد سے زیادہ بودی اور کمزور ہے۔ ان کے پاس ایسی کوئی فکری اساس نہیں ہے جو ان کی مضبوطی کی ضامن ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے جب توحید کی دعوت دی اس وقت شرک کے بے شمار ادارے موجود تھے۔ وہ منظم بھی تھے اور بظاہر مضبوط بھی۔ مگر چونکہ ان کے پاس کوئی فکری اساس موجود نہ تھی اس لئے وہ توحید کی دعوت کے سامنے انتہائی بودے ثابت ہوئے۔

دعوت توحید کے ساتھ آپ ﷺ نے انہیں ان آفاقی حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں' جن کا وہ دن رات مشاہدہ کرتے تھے۔ چونکہ انسانی فطرت میں ان حقیقتوں کو سمجھنے کی قدرت نے صلاحیت عطا فرمائی ہے اس لئے جب ان کے سامنے وہ باتیں مبرہن ہو کر آئیں تو سلیم الفطرت لوگوں نے سرخم کر دیا۔ دعوت نے ان کے دلوں کو مسخر کیا اور ان کی سوچ کے انداز بدل گئے۔ وہ لوگ جو ضد پر قائم تھے یا جن کے مفادات شرک سے وابستہ تھے وہ بھی اندر سے کھوکھلے ہو چکے تھے۔

حق و باطل کی یہ کشمکش شروع سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ یہی آزمائش ہے' یہی امتحان ہے اور دنیا کی زندگی میں ہر شخص کو ان دونوں باتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب یہ اس کے اختیار میں ہے کہ ان میں سے وہ کون سا راستہ اختیار کرتا ہے!

آج بھی حق و باطل کی کشمکش جاری ہے۔ آج بھی معاشرے میں بے شمار جماعتیں موجود ہیں جو کسی نہ کسی انداز سے باطل کی نمائندگی کرتی ہیں۔ خالص دنیاوی اغراض کے لئے جو جماعتیں کام کر رہی ہیں وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں جن کے سامنے سب کچھ اپنے مفادات ہیں' اپنی اغراض ہیں۔ دعوت توحید پر استوار ہونے والی جماعتوں کے پاس اگرچہ عددی اعتبار سے کم افراد ہیں مگر وہ اپنے فکری اساس پر اس درخت کے مانند ہیں جن کی جڑیں زمین کے اندر دور تک پھیلی ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج امت مسلمہ کی اکثریت ان جماعتوں کے ساتھ ہے جو کسی نہ کسی انداز میں باطل کی نمائندگی کرتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کی بنیاد توحید اور قرآن مجید کی محکم آیات پر رکھی تھی' اور جب تک امت مسلمہ نے ان دو حقیقتوں کو اپنائے رکھا اور دعوت کو دنیا کے آگے پیش کرتے رہے' دین کی طرف پیش قدمی جاری رہی۔ دنیا کے ایک بڑے حصے میں دعوت نے پختہ قدم جما لئے۔ پھر جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ بعد میں آنے والوں نے اس اصل دعوت سے منہ موڑ لیا اور اغراض کے پیچھے پڑ گئے۔

پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ان کے دنیا سے جانے کے بعد ان کی امت اختلافات میں پڑ گئی اور دعوت کی فکری اساس کھو بیٹھی۔ ان قوموں میں دوسرے انبیاء بھیجے گئے جو ان کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلاتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد چونکہ انبیاء کا سلسلہ بند ہو چکا ہے اس لئے اب کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ اسی امت میں سے ایسے صلحا اور نیک لوگ اٹھیں گے جو اصل دعوت کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ یہ کام علماء کا تھا مگر بدقسمتی یہ ہے کہ علماء نے اپنے لئے تعلیم و تعلم کے راستے کو اپنا لیا ہے اور دعوت کی ہمہ گیر تحریک سے کچھ زیادہ التفات نہیں رکھا۔ بلکہ قرآن مجید کی اساس پر اٹھنے والی تحریکوں کو وہ اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ آج امت مسلمہ کی بڑی اکثریت انتشار میں مبتلا ہے وہ ایک طرف علماء کے طرز عمل کو دیکھتی ہے جو ایک دوسرے سے دست و گریبان رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کا ادراک نہیں کہ ان کے اس طرز عمل سے امت کس قدر انتشار اور مایوسی میں مبتلا ہو گئی ہے۔

دوسری طرف قرآنی فکر پر اٹھنے والی جماعتیں ہیں جن کے بارے میں عوام الناس کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ دنیا کی دوسری قومیں اس بات سے پریشان ہیں کہ اگر یہ اُمت مسلمہ اپنی اصل دعوت یعنی قرآنی فکر کی طرف لوٹ گئی تو دنیا کی زمام کار اس کے ہاتھ میں ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مختلف انداز سے مسلم حکومتوں کو یرغمال بنانے کی فکر میں ہیں۔ علم دنیا پر جن کا قبضہ ہے وہ اپنے اقتدار کو چمکانے کے لئے ان قوتوں کے آلۂ کار بن گئے ہیں جن کی دن رات کی کوششیں دعوت کے راستے کو مسدود کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

حق کا بول بالا ہو کر رہے گا' البتہ کچھ آزمائشوں کے مراحل اور آئیں گے!!

---

## اطلاعات و اعلانات

تنظیم اسلامی پشاور کے امیر جناب وارث خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مقامی امیر کی ذمہ داری سے معذرت کر لی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ان کی معذرت قبول کرتے ہوئے مشورہ کے بعد جناب خورشید انجم کو تنظیم اسلامی پشاور کی امارت کی ذمہ داری تفویض کر دی ہے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم اسلامی میانوالی کے امیر دلاسہ خان نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر امارت کی ذمہ داری سے معذرت کر لی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے مشورہ کے بعد حاجی محمد عبداللہ کو تنظیم اسلامی میانوالی کا امیر مقرر کر دیا ہے۔

---

### تنظیم اسلامی کی مجلس مشاورت کا اجلاس لاہور میں منعقد ہو گا

تنظیم اسلامی کی نو منتخب مجلس مشاورت کا دو روزہ اجلاس ۱۲' ۱۳ اگست ۹۸ء کو قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہو گا۔ اجلاس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ فرمائیں گے۔

## بنگلہ دیشی علماء پاکستان کو اسلام کا قلعہ سمجھتے ہیں

## دینی جماعتیں متحد ہو کر بیعت کے نظام کے تحت احیاء خلافت کی جدوجہد کریں

## پاکستان کے ایٹمی دھماکہ پر بنگلہ دیشی عوام نے مٹھائیاں بانٹیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی

## مغربی طاقتیں "این جی اوز" کے ذریعے بنگلہ دیش کے عوام کو اسلام سے متنفر اور عیسائیت کا گرویدہ بنا رہی ہیں

## اسلام کے جامع اور ہمہ گیر نظریات کے ضمن میں تبلیغی جماعت کے نظریات بہت محدود ہیں

## پاکستان جس قدر اسلام سے قریب تر ہوتا جائے گا بنگلہ دیش پاکستان کے قریب تر آتا جائے گا

## بھارت کی لوٹ کھسوٹ سے بنگلہ دیش عملاً بھارت کی ایک منفعت بخش منڈی بن گیا ہے

## تنظیم اسلامی ایک منفرد تنظیم ہے جس کا ہدف خلافت اسلامی کا قیام ہے

## بنگلہ دیش کے عوام میں مذہب سے گہری وابستگی پائی جاتی ہے

# بنگلہ دیش کے ایک ممتاز عالم دین 'مولانا ثمیر الدین غازی پوری

سے "ندائے خلافت" کا انٹرویو' جو داعیٔ تحریک خلافت کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے تھے

☆ مولانا صاحب! ہمارے قارئین کے لئے اگر آپ اپنی ذات اور خاندان کے حوالے سے اپنا کچھ تعارف کرواسکیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے!

○ بنگلہ دیش میں "سرکار فیملی" ایک مشہور و معروف مذہبی گھرانہ ہے جو پورے ملک میں آباد ہے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ ابو حسین سرکار سابق مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ تھے اور متحدہ پاکستان کے زمانے میں جب ون یونٹ قائم تھا، جگنو فرنٹ کی نمائندگی کرتے تھے۔ میں اسی خاندان کا چشم و چراغ ہوں۔ دارالعلوم اسلامیہ سندھ ٹنڈوالہ یار حیدر آباد سے درس نظامی کیا۔ اسی مدرسہ کے مہتمم مولانا احتشام الحق تھانوی تھے۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ میں نے اورینٹل کالج لاہور سے مولوی فاضل کیا ہے۔ میں نے جن علماء سے کسب فیض کیا ہے ان میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، مولانا الیاس کاندھلوی اور مولانا محمد چراغ گوجرانوالوی کے نام قابل ذکر ہیں۔ تفسیر قرآن اور حدیث میرے پسندیدہ مضامین تھے۔ میں اس وقت عمر کے اعتبار سے ۵۶ویں سال سے گزر رہا ہوں۔ دو بیویوں سے ۵ لڑکے اور ۶ لڑکیاں میری اولاد ہے۔

☆ آپ پاکستان کس مشن پر تشریف لائے ہیں۔

○ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں دلی دکھ محسوس کر رہا ہوں۔ ہم ایک ہی گھر کے افراد تھے، ایک ہی خاندان کی مانند تھے مگر ہم نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرلی، ہم نے اپنی حماقت سے دنیا کی سب سے بڑی مسلم مملکت کو دولخت کر دیا۔ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد پاکستان کا یہ میرا پہلا دورہ ہے۔ میں نے پاکستان اور اہل پاکستان کو قریب سے دیکھنے کے لئے یہ سفر کیا ہے۔ اس سفر کے لئے مجھے ایک طرح سے سنہری موقع ہاتھ آیا جب داعیٔ تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی طرف سے "تکمیل دستور خلافت اور تنفیذ قانون شریعت" کانفرنس میں شرکت کے لئے مجھے دعوت نامہ موصول ہوا۔ لہٰذا میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پاکستان آن پہنچا۔

☆ آپ داعیٔ تحریک خلافت سے کیسے اور کب

مولانا ثمیر الدین صاحب قرآن اکیڈمی لاہور میں اپنے میزبان ڈاکٹر عبد الخالق کے ساتھ

متعارف ہوئے؟

○ ڈاکٹر اسرار احمد مد ظلہ سے کچھ عرصہ قبل تک میرا کوئی تعارف نہیں تھا۔ چند ماہ قبل محترم ڈاکٹر صاحب نے بنگلہ دیش کا دورہ کیا۔ ڈاکٹر اسرار صاحب کی پاکستان واپسی کے کئی روز بعد مجھے اپنے ایک دوست کے ذریعے معلوم ہوا کہ پاکستان کے نامور قرآنی سکالر بنگلہ دیش تشریف لائے تھے۔ اس دوست کے ذریعے داعی تحریک خلافت کی کتابوں ' ماہانہ میثاق اور ہفت روزہ ندائے خلافت اور دیگر تحریکی لٹریچر پر مبنی ایک سیٹ ملا' اس سیٹ میں سانحۂ سقوط مشرقی پاکستان کے موضوع پر "ندائے خلافت" کی خصوصی اشاعت بھی شامل تھی' اس لٹریچر کا میں نے بغور مطالعہ کیا' چنانچہ لٹریچر کے مطالعے سے ڈاکٹر اسرار احمد مد ظلہ کی ذات اور ان کے خیالات سے دلچسپی پیدا ہوئی۔

☆ تحریک خلافت و تنظیم اسلامی کے اہداف و مقاصد اور طریق کار کے بارے میں آپ کچھ تبصرہ کرنا پسند فرمائیں گے؟

○ یہ ایک انوکھی اسلامی تحریک ہے' جس کا نظم بیعت کی بنیاد پر قائم ہے۔ اس اعتبار سے بھی یہ ایک منفرد تنظیم ہے کہ اس کا ہدف اسلامی خلافت کا قیام ہے۔ میرے ذہن میں پہلے سے اسلامی خلافت کا تصور موجود تھا' جس کا میں نے اپنی بعض تصنیفات میں اظہار بھی کیا ہے۔ میری رائے میں موجودہ دینی جماعتوں کی سیاسی جدوجہد کے ذریعے اسلامی خلافت کا قیام ناممکن ہے' لہٰذا میرا اسلامی تحریکوں کے قائدین کو مشورہ ہے کہ وہ امت کو بیعت کے طریقے پر جمع کر کے خالص اسلامی خلافت کے احیاء کی جدوجہد کریں۔ میں نے بنگلہ زبان میں نوجوان نسل کو دین سے وابستہ رکھنے اور گمراہی سے بچانے کے لئے کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے :

(۱) اسلامی قوانین کی مختصر تاریخ
(۲) قادیانیت اور بہائیت پر ایک نظر اور
(۳) حج کا سیاسی پس منظر

قابل ذکر ہیں۔

☆ احیاء اسلام کے لئے دینی و مذہبی جماعتوں کی جدوجہد کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

○ اسلام کے غلبہ و احیاء کے لئے جدوجہد کرنے والی دینی و مذہبی جماعتوں کے اہداف و مقاصد سے تو مجھے کامل اتفاق ہے البتہ طریق کار کے ضمن میں اختلاف رائے کا معاملہ ضرور موجود ہے' اس طریق کار کے اختلاف ہی کی وجہ سے تو مختلف دینی جماعتیں قائم ہیں۔ ان قائم شدہ دینی جماعتوں کو ختم کرنا یا توڑنا ہمارے لئے مفید کی بجائے مضر نتائج کا حامل ہوگا' تاہم مشترکہ ہدف یعنی غلبہ اسلام کے لئے بطور لائحہ عمل متحدہ جدوجہد اختیار کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں ذاتی طور پر انتخابی سیاست کے ذریعے اسلامی نظام کے امکان کو درست نہیں سمجھتا تاہم میری رائے میں ایسی دینی جماعتیں جو انتخابی سیاست میں ملوث ہیں' انتخابی اتحاد بنا کر مشترکہ امیدوار سامنے لائیں تاکہ انہیں موجودہ تکلیف دہ صورت حال سے کسی حد تک چھٹکارا مل سکے۔

☆ تسلیمہ نسرین کے افکار و نظریات کے بارے میں کچھ وضاحت فرمادیں۔

○ بنگلہ دیش کے عوام میں مذہب سے گہری وابستگی پائی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود بنگلہ دیش میں تسلیمہ نسرین جیسی خاتون سامنے آگئی۔ اس خاتون نے اسلام کے نظام حیات سے نہ صرف برملا اپنے اختلاف کا اظہار کیا بلکہ اسلامی تعلیمات کی مخالف بن کر کھڑی ہو گئی۔ یوں اسلام مخالف بین الاقوامی تحریکوں نے اسے اپنا ایجنٹ اور آلہ کار بنالیا۔ اس خاتون نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ قرآن مجید' نبی اکرم ﷺ اور اسلامی قوانین کے خلاف کھلم کھلم ہرزہ سرائی کی۔ اس نے اپنے بدنام زمانہ ناول "لجا" (شرم) میں اسلامی پردے کو عورتوں کے لئے ظلم قرار دیا۔ تسلیمہ نسرین نے نہایت بے باکی سے لکھا کہ جیسے مردوں کو اسلام نے چار بیویاں رکھنے کی اجازت دے رکھی ہے' ویسے ہی عورتوں کو بھی ایک سے زائد شوہر رکھنے کی اجازت دی جانی چاہئے تھی' اس حوالے سے اسلام نے عورت پر ظلم کیا ہے اور یہ کہ اسلام کا عائلی نظام غیر عادلانہ ہے۔ اس خاتون کا یہ بھی نظریہ ہے کہ عورت اپنے تمام اعضا کی مالک و مختار ہے' لہٰذا ان کے استعمال پر وہ اسلام کی بے جا پابندیاں کیوں قبول کرے!

☆ مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والی خاتون ایسے خیالات کی حامل کیوں بنی' اس کا کیا پس منظر ہے؟

○ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انسان اپنے ذہنی تصورات پر ہی عمل پیرا ہوتا ہے جبکہ انسان کا ذہن' اس کے ماحول اور تعلیم و تربیت سے نشوونما پاتا ہے۔ بدقسمتی سے اس خاتون کو گھر سے اسلامی تعلیم نہ مل سکی اور سکول و کالج کی تعلیم اور ماحول نے اسے اسلامی تعلیمات سے باغی اور اخلاق و کردار سے عاری کر دیا۔ تسلیمہ نسرین ایک معمولی اور غریب گھرانے کی لڑکی تھی مگر آزاد خیالی کی وجہ سے اسے اپنی آزادی کا احساس ہوا یوں اس نے بداخلاقی پر مبنی افکار و نظریات کو اپنی کتابوں کا موضوع بنالیا۔

☆ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے پر بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے کیا احساسات تھے؟

○ ہندوستان کے ایٹمی دھماکوں پر بنگلہ دیش میں دو طرح کے احساسات و تاثرات سامنے آئے۔ ایک تاثر ہندو اقلیت اور ہندو نواز طبقے کا تھا' جسے بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش کے محب وطن اور اسلام پسند عوام اور عوامی لیگ اور دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے باشعور افراد کے احساسات یہ تھے کہ ہندوستان کے ایٹمی دھماکوں سے بنگلہ دیش کی آزادی و خود مختاری کو بھی خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہندوستان دفاعی لحاظ سے جس قدر طاقتور ہوگا' اسی نسبت سے پڑوسی ممالک کو تشویش لاحق ہو گی۔ اس لئے کہ ان میں اتنی بڑی فوجی طاقت کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہے' سوائے پاکستان کے۔ چنانچہ جب پاکستان نے بھارت کے جواب میں ایٹمی دھماکے کئے تو بنگلہ دیش کے طول و عرض میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور عوام نے خوب مٹھائیاں تقسیم کیں اور ایک دوسرے کو مبارک بادیں دیں۔

☆ بنگلہ دیش میں اسلام کے مستقبل کے بارے میں ہمارے قارئین کو آگاہ فرمائیں۔

○ بنگلہ دیش کی غالب اکثریت مذہبی ذہن کے لوگوں پر مشتمل ہے' جس کا ایک مظہر یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا سب سے بڑا اجتماع بنگلہ دیش ہی میں ہوتا ہے۔ اسی تبلیغی اجتماع کے دنوں میں پورے ملک کا کاروبار زندگی معطل ہو جاتا ہے' ملک کا صدر' وزیراعظم اور دیگر بڑے رہنما شریک اجتماع ہوتے ہیں۔ بنگلہ دیش کی اسلامی جماعتیں نفاذ اسلام کے لئے اپنی سی کوشش کر رہی ہیں۔

☆ تبلیغی جماعت کے طریقہ کار کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

○ میں ذاتی طور پر تبلیغی جماعت کے طریق کار سے متفق نہیں ہوں۔ یہ لوگ "انبیاء والا کام" کہہ کر اسے جس طریقے سے چلا رہے ہیں وہ جزوی طور پر تو صحیح ہے مگر نبوت کے طریق کار کے حوالے سے تبلیغی جماعت کی دعوت بہت ہی محدود گوشے میں محصور کر دی گئی ہے اور ان کا ہدف بھی غلبۂ دین نہیں ہے۔ اس محدود تصور دین کی وجہ سے تبلیغی جماعت کے اثرات معاشرے پر بحیثیت مجموعی ظاہر نہیں ہو رہے۔ بحیثیت دین اور نظام زندگی کے' اسلام کے جامع اور ہمہ گیر نظریات کے ضمن میں تبلیغی جماعت کے نظریات میں بہت محدودیت اور کمی ہے۔ قرآن نے زندگی کا جو مکمل اور جامع تصور پیش کیا ہے' تبلیغی جماعت کی دعوت اس سے کافی دور ہے!

☆ پاکستان اور بنگلہ دیش کے قریب آنے کے امکانات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

○ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ پہلے ہمیں غور کرنا چاہئے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان ایک دوسرے سے جدا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)۔

# نام میرے نام

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب' السلام علیکم

آپ کی صحت و تندرستی کے لئے دعاگو ہوں۔ ڈاکٹر صاحب آج کل کے حالات سے آپ اچھی طرح واقف ہوں گے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ صرف اللہ کے دین کی خاطر تمام عالم لوگوں سے ملیں' ہرگز یہ نہ سوچیں کہ میں ہی کیوں ملوں۔ چونکہ آپ کا مقصد اللہ کے دین کی خدمت ہے اس لئے صرف اللہ کے دین کی خاطر لوگوں سے رابطہ کیجئے اور پھر سب مل کر اس ملک کے سربراہ کے پاس جائیں اور ان کو یہ بتائیں کہ اللہ سے دور ہو کر اور اس کی رسی کو چھوڑ کر ہم سب پر برا وقت آیا ہوا ہے۔ اللہ کی طرف پلٹو ورنہ ہم سب ہی تباہ ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ کراچی میں جو حالات ہیں اس کی طرف توجہ دیں اور کہیں کہ اپنی مصلحت کی وجہ سے کیوں لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ یہ میری ہی نہیں پورے کراچی کی ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کی فریاد ہے کہ صرف دنیا کے فائدہ کی خاطر پورے شہر کو جہنم بنایا ہوا ہے۔ ہم سب دن رات اللہ سے فریاد کر رہے ہیں' دکھے دلوں کی بددعائیں نہ لیں۔ ہم سب کی راتوں کی نیند اور دن کا چین ختم ہو گیا ہے۔

جب ہم نے سب سے پہلے تقریر سنی تو سب نے سوچا کہ اب ضرور ہمارے اچھے دن آ جائیں گے مگر ہوا یہ کہ دن بدن حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک حدیث ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ :

"جس شخص نے مسلمانوں کے اجتماعی معاملہ کی ذمہ داری قبول کی پھر اُس نے ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی اور ان کے کام کی انجام دہی میں اپنے آپ کو اس طرح نہیں تھکایا جس طرح وہ اپنی ذات کے لئے اپنے آپ کو تھکاتا ہے تو اللہ اس شخص کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ :

"جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو اور وہ ان کے ساتھ خیانت کرے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا"۔

قرآن مجید کی سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھیں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا جس کا رائی کے دانہ کے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور حساب لگانے کے لئے ہم کافی ہیں"۔

وہ انسان جو مسلمانوں کا سربراہ ہو وہ ان آیات و احادیث کی روشنی میں اللہ کے سامنے اپنا جواب سوچ لے۔

خدا کے لئے کراچی والوں پر رحم کریں' اللہ کی پکڑ سے بچیں۔ کسی لمحہ کا پتا نہیں کہ انسان کے ساتھ کیا ہو جائے۔ اللہ نے کہا ہے ناں کہ جب انسان گھر میں کھا پی رہا ہو گا' آرام سے بیٹھا ہو گا تو ایک دم میری پکڑ آ جائے گی تو انسان سوچے گا کہ یہ مصیبت کدھر سے آ گئی۔ انسان کو ہر طرح کا آرام اور ہر نوع کی نعمت دے کر اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ کہیں بے پروا نہیں ہو گیا۔ وہ علیم و خبیر ہے۔ جب چاہے دنیا میں بھی انسان کی پکڑ کر سکتا ہے اور آخرت کی سزا تو پکی ہے۔ اخبار والے لکھتے ہیں کہ فلاں نے یہ کہا کہ نواز شریف پکے اور سچے قوم کے خیر خواہ ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو وہ خود پہل کریں اور اپنے لاتعداد خزانہ میں سے چند روز کی رقم قوم کی خاطر نکالیں اور باقی دوسروں سے بھی نکلوائیں۔ ہر ایک کے اثاثے بینکوں میں بھرے پڑے ہیں وہ چاہیں تو زبردستی سب سے رقم لیں اور قرض اتاریں۔ اب دیکھئے ہزاروں آدمی بے روزگار ہو رہے ہیں ان کو تو روٹی چاہئے وہ اب لوٹ لوٹ کر رقم وصول کر رہے ہیں۔ تمام کراچی والے پریشان ہیں۔ راہ چلتے اور گھروں میں دن رات ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ کس سے کہیں اللہ ہی فریاد سنے گا۔ میں بہت بیمار ہوں کئی دن سے تھوڑا تھوڑا خط لکھ رہی ہوں۔

ڈاکٹر صاحب آپ یہ خط پڑھ کر وزیراعظم تک پہنچائیں۔ یہ میری امانت ہے جو آپ کو ان تک پہنچانی ہے۔ کمر کی ریڑھ کی ہڈی کی کمزوری سے بیٹھا نہیں جاتا اس لئے کچھ لیٹ کر کچھ بیٹھ کر خط لکھا ہے۔ اللہ میاں آپ کو بہترین اجر دے۔ آپ یہ خط ان کو پڑھوا دیں' خالی ان کو بھیج دینے سے کام نہ بنے گا۔ آپ کسی سے نہ ڈریں' بے خوف ہو کر ان کو پڑھوائیں۔ اللہ میاں آپ کی مدد کرے۔ آمین! بے پڑھی اور بوڑھی عورت ہوں سب کے دلوں کی آہ ان تک پہنچانا چاہتی ہوں۔ آپ ہی یہ ہمت کریں۔

فقط

ایک دکھی عورت

(۲)

مکرمی و محترمی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہ

جناب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی بدعات و خرافات پیدا ہو رہی ہیں ان کا تدارک ہو سکے۔ اگرچہ پیشتر ازیں بھی میلاد حضور ﷺ کے موقعہ پر جلسہ و جلوس کا سلسلہ جاری تھا لیکن اس مرتبہ وہ کچھ ہوا ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

یعنی یہاں گوجرانوالہ میں بیت اللہ بنایا گیا تھا۔ اس کو پوری شان اور آن بان کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ اور پیر و جواں مرد و زن خاص طور جوان مستورات پوری بے حجابی' عریانی اور رنگ و روغن کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہو کر نوجوانوں کے ساتھ مخلوط طواف کر رہی تھیں اور بے شمار منتظر طواف کھڑے تھے۔ ایک اور جگہ غار حرا کا چربہ بنایا گیا تھا۔ اس کے اندر غالیچہ و قالین بچھا کر ان کے اوپر اطلس و حریر کی چادریں بچھا کر اور تکیہ لگا کر سرخ و سفید و عنبرین گلاب کے پھولوں کے تار رکھ کر لوگوں سے کہا جا رہا تھا کہ اندر حضور ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ زیارت کر لو اور ایسے ہی اور کئی عجائبات بنائے گئے تھے کہ ہر ایک کو بیان کرنا مشکل ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ ہم کو کیا ہو گیا ہے اور ہم کدھر جا رہے ہیں۔ کیا یہی ہمارا دین اور یہی ہمارا مذہب ہے؟ ڈاکٹر علامہ اقبال نے شاید اسی مناسبت سے فرمایا تھا :

ہو نکونام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

ایک اور بات یہ کہ پہلے یہاں پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ میں آپس میں دست و گریباں بلکہ خون میں غلطاں ہو رہے تھے' لاشوں پر لاشے گر رہے تھے اور اب اس دفعہ ۱۲ ربیع الاول کے موقعہ پر بہت سی جگہوں پر سنی' سنی سے برسرپیکار ہو گئے اور کئی جگہوں پر تو میدان کارزار کی صورت پیدا ہو گئی۔ عجیب حالت ہے ہم اسلامیان پاکستان کی۔ امید ہے جناب میری معروضات کو کسی مسلک کی بنیاد پر نظر انداز نہیں فرمائیں گے۔

خاکسار

عبدالرشید

(۳)

مکرمی حافظ عاکف سعید صاحب

السلام علیکم! شکر گزار ہوں کہ آپ نے احباب سے دعا کے لئے کہا۔ بفضلہ تعالیٰ اب پہلے سے بہتر ہوں مزید دعا کی ضرورت ہے۔ جانے ندائے خلافت کے کس قاری نے مخلصانہ دعا کی کہ طبیعت بہتر ہو گئی۔ ابھی چلنے پھرنے میں دشواری ہے اگر آپ ایک بار مزید دعائے صحت کی درخواست کریں تو انتہائی ممنون ہوں گے۔

نعت ارسال کر رہا ہوں۔ نعت میں سیرت مطہرہ کے پہلو اجاگر کرنا میرا مقصد عظیم ہے۔ میں بفضلہ تعالیٰ چوبیسواں نعتیہ دیوان تحریر کر رہا ہوں۔ یہ سب حضور اکرم ﷺ کے دربار اقدس کی خیرات ہے۔ آج تک جتنی شعرنگاری کی ہے سب میں عجز ہی کا اظہار کیا ہے جس کا مداح خداوند کریم ہو' ملائکہ مقربین ہو' قرآن کریم ہو تو مجھ جیسا کم علم کم فہم اس کی شان کیسے بیان کر سکتا ہے۔ میرا ہی شعر ہے

بس اب تو عجز ہے سرمایۂ سخن حافظ
غزل کے دور میں تھیں لن ترانیاں کیا کیا

اسی سلسلے میں ایک اور نعت کا شعر درج کر رہا ہوں جس سے میرے جذبات کی وضاحت ہو جائے گی

نوائے عجز کے چارہ نہیں کوئی حافظ
کہ نعت کہنے کا اب تک ہنر نہیں آیا

ایک بار اور کرم کیجئے دوستوں سے درخواست کے ساتھ گھر کا پتہ بھی درج کیجئے تاکہ میرے احباب کے خلوص اور بے لوث محبت کا پتہ چل سکے۔

حافظ لدھیانوی
بیت الادب 169- بی' ملت چوک
گلستان کالونی نمبر 2 فیصل آباد

## رازق اللہ ہے نہ کہ رفاہی ادارے‘ مغرب ہمیں فقروفاقہ سے نہ ڈرائے۔(نائب وزیر داخلہ)

کابل-وزارت داخلہ کے نائب اور قائم مقام وزیر مولوی نور جلال نے کہا ہے کہ تمام غیر ملکی رفاہی اداروں سے واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یا تو وہ اپنے دفاتر مقرر کردہ علاقے میں منتقل کرلیں یا پھر ملک سے نکل جائیں۔ ضرب مومن کے نمائندے کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم ان سے کوئی رو رعایت نہیں کریں گے‘ یہ اسلامی امارت کا عزم اور دوٹوک فیصلہ ہے۔ تمام بیرونی رفاہی ادارے قانونی طور پر پابند ہیں کہ وہ ہمارے قانون‘ اصول اور احکامات کی تعمیل کریں۔ انہوں نے کہا کہ سب کو معلوم ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی کی تعمیرات کابل کی خوبصورت اور کھلی جگہ میں واقع ہے یہاں حکومت نہ صرف ان کی حفاظت کے انتظامات کی نگرانی بہتر انداز میں کرسکتی ہے بلکہ متعلقہ ملازمین اور امداد کے مستحقین کے لئے بھی یہ جگہ مفید ہے کہ وہ آسانی سے مطلوبہ جگہ دفتر معلوم کرکے اپنی مشکل حل کریں۔ اس طرح ان کی سرگرمیوں پر نگاہ بھی رکھی جاسکتی ہے‘ جس سے اسلام اور مذہب کے منافی اقدامات کو بخوبی معلوم کیا جاسکے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اقوام متحدہ کے رفاہی اداروں کا بشری حقوق سے کوئی تعلق نہیں ان کو اپنے مفادات عزیز ہیں ورنہ دفاتر منتقل کرنے کے بارے میں حیل وحجت سے کام لینے کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے یونین والے جمع شدہ فنڈ کو اپنی عیاشی پر خرچ کرتے ہیں اور یہ نام نہاد رفاہی ادارے چند لوگوں کی عیاشی کا ذریعہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے دین اور مذہب کے بارے میں عوام اور بے خبر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اکثر ادارے اس سنگین جرم میں ملوث ہیں ان کے اہلکار انتہائی نااہل اور نالائق ہیں۔ قائم مقام وزیر مولوی نور جلال نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کے اداروں کو یہ غلط فہمی ہو کہ مجبوری اور فقروفاقہ کی وجہ سے طالبان اپنے موقف میں لچک پیدا کریں گے تو یہ ان کی کوتاہی اور نادانی ہے۔ ہمارا رازق اللہ ہے اس پر ہمارا توکل اور ایمان ہے اگر اس ذات ذوالجلال نے ہمیں منہ دیا ہے تو کھانا بھی دے گا‘ ہمیں مصنوعی فقروفاقہ سے ڈرانے کی ضرورت نہیں اگر سارے ادارے نکل جائیں ہمیں پھر بھی کوئی افسوس نہیں۔ ہمیں اللہ نے ابھی تک رزق دیا ہے تو آئندہ بھی دے گا۔ ہم نے سولہ لاکھ شہداء کی قربانی دے کر اپنا دین وایمان بچایا ہے۔ ہم دین پر دنیوی خوشحالی اور ملکی ترقی کو ترجیح دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے مزید کہا گزشتہ سال شدید سردی کے موسم میں حضرت امیرالمومنین نے اکثر وزراء اور اعلیٰ حکام کو حکم دیا تھا کہ وزیراکبر خان کی قیمتی اور گنجان آبادی سے نکل جائیں برف اور سردی کی وجہ سے اسلامی امارت کے وزراء اور اعلیٰ حکام کو مہلت نہیں دی گئی تو رفاہی اداروں کو کیا حق ہے کہ حکم کی تعمیل نہ کریں۔ انہوں نے کہا ہم نے ممکنہ بدنظمی کی روک تھام کے لئے رفاہی اداروں کے دفاتر وغیرہ پر انٹیلی جینس اہلکاروں کی ڈیوٹی لگادی ہے اور ان سے کہا گیا ہے دفاتر کی منتقلی اور ملک سے فرار کی سخت نگرانی کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز کسی ملک‘ شخص اور ادارے کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اسلامی امارت اور اسلامی قانون پر اعتراض اور ہمارے ملک میں رہتے ہوئے ہمارے احکام کی نافرمانی کرے۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہ اگر اکثر اداروں کے اہلکار ملک سے نکل گئے جیسا کہ نکل رہے ہیں تو کیا افغان معیشت پر اس کا برا اثر نہیں پڑے گا اور عالمی مخالفت ایک بار پھر سر نہیں ابھارے گی؟ مولوی نور جلال قائم مقام وزیر نے کہا ہم پر کچھ اثر نہیں پڑے گا دشمن کے چہرے بے نقاب ہونگے کہ وہ غریب نواز نہیں بلکہ یہودی اور صیہونی ایجنڈہ پر عمل پیرا ہیں۔

## وسطی افغانستان کے دس کمانڈر ڈیڑھ ہزار مسلح افراد کے ساتھ طالبان سے آملے

صوبہ جوزجان اور غور کی سرحدوں پر واقع دس گاؤں اور انتہائی اہم علاقے اس وقت اسلامی امارت کے زیر قبضہ آگئے جب وہاں کے ڈیڑھ ہزار افراد نے اپنا اسلحہ اسلامی فوج کے سامنے ڈال دیا۔ صوبہ غور سے موصولہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ کمانڈر عبدالخیر حکیمی‘ رئیس احمد‘ انجینئر وزیر‘ کمانڈر گل احمد‘ بہاؤالدین‘ ملا سید جان‘ ارباب محمد عیسیٰ اور کمانڈر محمد عثمان وغیرہ کی قیادت میں ایک ہزار افراد نے گزشتہ روز اسلامی امارت کے ساتھ یکجہتی کا اعلان کرتے ہوئے اپنا اسلحہ طالبان کے سامنے رکھ دیا۔ صوبہ غور کی انتظامیہ اور مقامی لوگوں نے اسلامی امارت کے ساتھ ملنے والے افراد کا گرمجوشی سے استقبال کیا اور ان کو خوش آمدید کہا۔ ان افراد نے اسلامی امارت کی پالیسیوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہزاروں افراد کے اجتماع میں اعلان کیا کہ آخری سانس تک امیرالمومنین کی قیادت میں دین اور ملت کی خدمت اور دفاع کریں گے۔ مبصرین کے خیال ہے کہ ان افراد کے ملنے کے بعد جنرل دوستم کے لئے ان کے آبائی صوبہ جوزجان میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہاں بھی طالبان کے خیرخواہ لوگ کمیونسٹ دوستم کے خلاف اٹھ کر علم بغاوت بلند کردیں کیونکہ صوبہ فاریاب پہلے ہی سے طالبان کے قبضہ میں آچکا ہے۔

## شمال میں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں‘ شکست روس کے بعد ہم دشمنوں کی سازشوں کا شکار ہوگئے

### حزب اسلامی کے رہنما گلبدین حکمت یار کا اعتراف

انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ شمال میں حکومت نام کی کوئی شے موجود نہیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ روسی شکست اور کمیونسٹ نظام کے خاتمے کے بعد ہم حالات کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہوگئے۔ مزار شریف میں بلخ یونیورسٹی کے طلبہ اور اساتذہ کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا بدقسمتی سے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے باوجود ہم دشمن کی سازشوں کا شکار ہوگئے خطاب کے بعد طلبہ کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا اقوام متحدہ کے پاس افغان بحران کے حل کے بارے میں کوئی تجویز اور فارمولا نہیں۔ اس کے نمائندے صرف معلومات اکٹھی کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اس ادارے کے امور امریکہ کی جانب سے انجام پارہے ہیں اقوام متحدہ اس فیصلے پر عملدرآمد کرتا ہے جو واشنگٹن چاہتا ہے اس لئے اقوام متحدہ کے کردار کی امید غلط ہے۔ گلبدین حکمت یار نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آپ شمال کے اتحاد اور ربانی حکومت سے کیوں نہیں ملتے؟ انہوں نے حیرت کے انداز میں کہا کس حکومت کے ساتھ؟ کیا شمال میں مملکت یا حکومت نام کی کوئی چیز موجود ہے؟ اس حکومت کی وزارتیں کہاں ہیں؟ ان کی صلاحیت کیا ہے؟ کیا وزیر داخلہ (شیعہ محقق) نے اپنے شہر میں امن بحال کیا ہے؟ کیا وزیر خارجہ اپنی سفارتوں سے باخبر ہے کیا وزیر خزانہ کرنسی چھپوانے اور بانٹنے سے آگاہ ہے؟ اس لئے کہتا ہوں کہ شمال میں نہ حکومت ہے نہ کوئی متحدہ فرنٹ اور نہ ہم اس میں شامل ہیں۔

## بقیہ : مکالمہ

کیوں ہوئے؟ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان کا اصل سبب پاکستان میں اسلامی نظام کا فقدان تھا۔ مشرقی اور مغربی خطوں کو صرف اور صرف اسلام ہی جوڑ کر رکھ سکتا تھا وگرنہ زبان، طرز بود و باش اور جغرافیائی دوری کے عوامل تو پہلے ہی سے موجود تھے۔ اسلامی نظام کے فقدان کے ساتھ ساتھ دونوں خطوں میں معاشی ناہمواری کو بھی سقوط مشرقی پاکستان کے اہم اسباب میں سے ایک سبب کی حیثیت حاصل ہے۔ بہرحال پاکستان جس قدر اسلام سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا اسی نسبت سے بنگلہ دیش پاکستان سے قریب تر آتا جائے گا۔ یہ امکان بھی موجود ہے کہ دونوں برادر اسلامی ممالک کے باشندے کسی نہ کسی وقت، کسی نہ کسی طرح کا موثر اور قریبی رشتہ استوار کرنے پر رضامند ہو جائیں۔

☆ متحدہ پاکستان کے وقت مشرقی پاکستان کے معاشی حالات اور اب بنگلہ دیش کے قیام کے بعد کے حالات میں کیا فرق ہے؟

○ پاکستان سے علیحدگی کے بعد بنگلہ دیش کی اقتصادی صورت حال پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ اس خراب اقتصادی صورت حال کی بنیادی وجہ بھارت کی لوٹ کھسوٹ ہے۔ بھارت کی تجارتی میدان میں بالادستی کی وجہ سے بنگلہ دیش کے اکثر و بیشتر کارخانے بند ہو چکے ہیں اور بنگلہ دیش عملاً بھارت کی ایک منفعت بخش منڈی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

☆ بنگلہ دیش میں "این جی اوز" کے کردار کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

○ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ بنگلہ دیش میں ایک طرف بھارت نے معاشی لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے تو دوسری جانب مغربی طاقتیں بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی معاشی پسماندگی اور غربت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر "این جی اوز" کے ذریعے انہیں اسلام سے متنفر اور عیسائیت کا گرویدہ بنا رہی ہیں۔ غیر ملکی فلاحی اداروں کی سرگرمیوں کی وجہ سے چٹاگانگ کے پہاڑی علاقوں میں سخت انتشار اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اسلامی ممالک کو چاہئے کہ وہ غیر ملکی امدادی تنظیموں کے خلا کو خود پر کریں تاکہ کوئی مسلمان کی غربت کی وجہ سے اس کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

☆ بنگلہ دیش کے عوام، علماء اور سیاسی لیڈر پاکستان اور اہل پاکستان کے بارے میں کیسے جذبات رکھتے ہیں؟

○ بنگلہ دیشی عوام پاکستان کے بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہیں، پاکستان کی بقا اور سلامتی کے حوالے سے بنگلہ دیش کے عوام کے دلوں میں قابل قدر جذبات موجزن ہیں، جہاں تک بنگلہ دیشی علماء کا تعلق ہے وہ پاکستان کو اسلام کا ایک قلعہ سمجھتے ہیں جس کی ترقی اسلام کی ترقی کے مترادف ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کے سیاست دان بھی پاکستان کے استحکام اور مضبوطی کے خواہاں ہیں۔ سیاسی زعماء کے خیال میں مضبوط پاکستان علاقے کے دیگر ممالک کی آزادی اور سالمیت کے لئے نہایت موثر اور اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

## ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

### نعیم اختر عدنان

☆ صرف سندھ کی وزیر اعظم کو لاہور کی عدالت میں بلایا جاتا ہے۔ (بے نظیر بھٹو)

✪ یہ ہے "چاروں صوبوں کی زنجیر بے نظیر" کا اصل روپ

☆ امریکہ پاکستان کا دوست ملک ہے۔ (وزیر مملکت برائے خارجہ امور صدیق کانجو)

✪ "شاہ سے شاہ کے زیادہ وفادار" کا محاورہ ایسے ہی لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

☆ حکومت ہٹاؤ تحریک میں عوامی اتحاد کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ (اسلم بیگ)

✪ حضرت علامہ طاہر القادری اور محترمہ بے نظیر کے لئے ایک بری خبر

☆ پارٹی لیڈر میری پیشی پر نہیں آتے۔ (زرداری کی بے نظیر سے شکایت)

✪ "شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور"

☆ ۸۶۹ نادہندگان نے ملک کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ (گورنر اسٹیٹ بینک)

✪ اسے کہتے ہیں "چوری اور سینہ زوری"

☆ حکومت ڈیڑھ دو ماہ کی مہمان ہے۔ (مخدوم پیر شہاب الدین سابق وزیر خزانہ)

✪ وطن عزیز کے سیاست دان نجومیوں میں ایک اور فرد کا اضافہ!

☆ نواز شریف کی ایٹمی دھماکوں کے بعد پیدا ہونے والی مقبولیت پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ سے ختم ہو گئی ہے۔ (ایک خبر)

✪ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!

☆ اسلامی ریاست میں عدلیہ انتظامیہ سے آزاد ہوتی ہے۔ (چیف جسٹس)

✪ جسٹس صاحب پاکستان کو اسلامی ریاست بنا دیں، عدلیہ کو بھی بلند مقام حاصل ہو جائے گا۔

☆ امریکہ پاکستان سے ناراض ہے نہ وہ ہمارے مفادات کو نقصان پہنچائے گا۔ (شہباز شریف)

✪ یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

☆ جاپان پاکستان کے خلاف پابندیاں ختم کر دے گا۔ (جاپانی وزیر خارجہ)

✪ ایک اچھی خبر۔

☆ موجودہ حکمران 9 سال تک ہمیں باپ دادا کہتے رہے۔ (اجمل خٹک)

✪ اس لئے کہ "ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ" بنا لیا جاتا ہے۔

☆ قوم کو اقتصادی بحران کا غصہ بھارت پر نکالنا چاہئے سرتاج عزیز پر نہیں۔ (عابدہ حسین)

✪ یہ تو وہی بات ہو گئی کہ "ڈگا کھوتے تے غصہ کمہار تے" (یعنی گرنا گدھے پر سے اور غصہ کمہار پر)

☆ ڈبل سواری پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ (ایک خبر)

✪ اس پابندی کے خاتمہ میں بھاری مینڈیٹ ناکام ہے۔

☆ پاکستان میں ایران جیسا انقلاب لانا ہوگا (جسٹس (ر) سید سجاد علی شاہ)

✪ انقلاب! انقلاب، انقلاب!

# کاروان خلافت منزل بہ منزل

## دھیر کوٹ ضلع باغ آزاد کشمیر کی تربیت گاہ... مشاہدات و تاثرات

راقم کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تنظیم اسلامی کی منعقد کردہ مبتدی تربیت گاہ بمقام دھیر کوٹ ضلع باغ آزاد کشمیر میں شمولیت کا موقع ملا۔ تنظیم اسلامی میں شامل ہوئے تقریباً آٹھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن خرابی صحت کے باعث تربیت گاہ میں شامل ہونے سے قاصر رہا۔ قبل ازیں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتب' کیسٹوں اور منتخب نصاب کی تکمیل سے تصور دین سے کچھ آگاہی حاصل تھی۔ امیر محترم کے اس موقف سے کہ پاکستان میں اسلام کا بذریعہ انتخاب نافذ ہونا مشکل ہے راقم نے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر بھرپور تائید کی۔ دینی جماعتوں کی غلط حکمت عملی نے اسلام کے عملی نفاذ کی راہ کو اور مشکل بنا دیا ہے۔ اگر دینی جماعتیں قیام پاکستان کے بعد نظام تعلیم کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی جدوجہد کرتیں تو آج کی نسل اس قابل ہوتی کہ جس مقصد کیلئے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا وہ مقصد خود بخود پورا ہو جاتا۔ لیکن ہر دینی جماعت نے اقتدار پر قابض ہونا چاہا۔ دینی جماعتوں کی انتخابی کشمکش کے نتیجے میں اسلام ایک متنازعہ مسئلہ بن گیا اور عوام کا دینی جماعتوں سے اعتماد اُٹھ گیا۔

گوجر خان سے تین رفقاء تربیت گاہ میں شریک ہوئے۔ مرکزی دفتر راولپنڈی سے ۸ رفقاء اور ناظم تربیت رحمت اللہ بٹر صاحب اور ان کے معاون جناب قیصر جمال فیاضی صاحب عازم منزل ہوئے۔ کوہالہ سے ہمیں ویگن تبدیل کرنا پڑی جس میں صرف ۶ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ رحمت اللہ بٹر صاحب نے ہمیں اس ویگن میں بٹھا کر خود دوسری ویگن میں سفر کرنے کو ترجیح دی۔ ان کی اس بات نے دل کو متاثر کیا کہ اس دھوپ اور سفر کی تکان کے باوجود انہوں نے ساتھیوں کو خود پر ترجیح دی۔ دھیر کوٹ میں مقامی رفقاء نے رہائش و طعام کا عمدہ بندوبست کیا۔ اُسی دن بعد نماز عصر مختصر تعارفی تقریب سے تربیتی پروگرام شروع ہوا جو نماز مغرب تک جاری رہا۔ نماز عشاء تک "تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور" کا پمفلٹ رفقاء میں تقسیم کیا گیا اور امیر محترم کا کیسٹ شرکاء کو سنایا گیا۔ تقریباً پچیس رفقاء تربیت گاہ میں شریک ہوئے جن میں سے نصف تعداد آزاد کشمیر سے تعلق رکھتی تھی۔ علاوہ ازیں گاہے گاہے کچھ احباب بھی تربیت گاہ میں شامل ہوتے رہے اور جناب رحمت اللہ بٹر صاحب کے اسلوب بیان اور اپنے مقصد سے گہری لگن سے متاثر ہوتے رہے۔ اسلام کی اصطلاحات کو دل نشین انداز میں بیان کرنا' عام مثالوں سے انہیں سمجھانا اور بلیک بورڈ پر لکھ کر انہیں ذہن نشین کرانا موصوف کا منفرد انداز ہے۔

اسلام کا ایک مکمل نظام حیات اور ضابطۂ حیات ہونے کا تصور تو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریروں اور امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتاب "منہج انقلاب نبویؐ" سے واضح تھا ہی لیکن محترمی بٹر صاحب کے دروس نے اسے اظہر من الشمس کر دیا۔ محترمی بٹر صاحب کے حسن سلوک اور زیر تربیت رفقاء سے ان کے برتاؤ نے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ ان کا خود اپنے ہاتھوں سے پانی بھرنا' کھانے کے لئے خود دسترخوان کا بچھانا' کھانا پیش کرنا اس لئے ایک قابل تقلید مثال ہے کہ قوم کا رہنما قوم کا خادم ہوتا ہے مخدوم نہیں۔ میری تجویز ہے کہ تنظیم اسلامی کی مقامی تنظیموں کے عہدیداروں کو باقاعدگی سے محترمی بٹر صاحب سے تربیت دلوائی جائے تاکہ ان میں اپنے رویئے اور حسن سلوک سے دوسروں کو متاثر کرنے کا جذبہ پروان چڑھ سکے۔ انسان دوسرے کے حسن سلوک اور اخلاق سے سب سے بڑھ کر متاثر ہوتا ہے چنانچہ یہ بات تنظیم اسلامی کے پیغام کو جلد دوسروں تک پہنچانے کا باعث بنے گی۔

(رپورٹ : عبدالمجید)

## تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع

ماہانہ تنظیمی اجتماع اتوار ۵/ جولائی صبح ساڑھے پانچ بجے تنظیم کے مقامی دفتر میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت تنظیم اسلامی پاکستان کے نائب امیر و امیر حلقہ پنجاب شرقی ڈاکٹر عبدالخالق نے کی۔ اس موقع پر نائب امیر حلقہ لاہور جناب فیاض حکیم بھی موجود تھے۔ اجتماع کا آغاز فیاض محمد صاحب کے درس قرآن حکیم سے ہوا۔ سورۂ مائدہ کی آیت ۵۴ زیر بحث رہی۔ درس قرآن حکیم کے بعد لاہور جنوبی کے ناظم محمد عباس نے ماہانہ رپورٹ پیش کی۔ حال ہی میں ریاض (سعودی عرب) سے آئے ہوئے رفیق سلیم قمر نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا۔ تنظیم سے سلیم قمر صاحب کا ابتدائی تعارف ۹۱ء میں ریاض میں امیر محترم کے خطاب سے ہوا تھا جو سن کر ان کی زندگی میں نمایاں تبدیلی رونما ہوئی اور انہوں نے ایم اے انگلش لٹریچر کی تیاری ترک کر کے عربی اور تجوید سیکھنی شروع کر دی۔ ابتداء میں وہ جماعت اسلامی ریاض کے حلقہ سے وابستہ رہے لیکن ان کی انتخابی سیاست کی وجہ سے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کر لی۔ تنظیم اسلامی میں شمولیت کے بعد انہوں نے گھر میں شرعی پردہ نافذ کیا اور وہ ان دنوں مستقل طور پر پاکستان منتقل ہو گئے ہیں۔ سلیم قمر کے تعارف کے بعد ریاض ہی سے آئے رفیق جناب محمد صادق نے ایٹمی دھماکے کے بعد عربوں کے تاثرات بیان کئے۔ انھوں نے بتایا کہ ایٹمی دھماکے کے بعد پاکستانی قوم کی عزت و توقیر میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور عرب پاکستانیوں کی بہت عزت کرنے لگے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ پاکستان کے ایٹم بم کو مسلم بم قرار دیتے ہیں یعنی پاکستان کی یہ کامیابی امت مسلمہ کی کامیابی ہے۔ محمد صادق صاحب کے تاثرات کے بعد راقم نے "دعوت فورم" کے گزشتہ پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ دعوت فورم کا آئندہ پروگرام ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے "سیرت النبیؐ کا عملی پہلو" کے عنوان سے منعقد ہو گا۔ تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے امیر غازی محمد وقاص نے دعوت کو وسعت دینے کے لئے رفقاء سے تجاویز مانگیں۔ عبدالرشید رحمانی صاحب نے تجویز دی کہ ہر رفیق مجلس ذکر حبیبؐ منعقد کرے۔ نقیب اسرہ بند روڈ سہیل خورشید صاحب نے اپنے اسرہ میں کئے گئے نئے انداز کے دعوتی کام کے بارے میں بتایا۔ تین تین رفقاء کے دو گروپوں نے بند روڈ پر واقع دکانوں میں جا کر دکانداروں سے گفتگو کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اس کے بعد لاہور جنوبی کے امیر نے تنظیم کو دیئے گئے اہداف کا جائزہ پیش کیا اور کہا کہ آئندہ ماہ انہی اہداف کو پیش نظر رکھا جائے لیکن نظم اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا جائے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ماہ جولائی میں اسرہ کی سطح پر "سیرت النبی ﷺ کا عملی پہلو" کے عنوان سے دعوتی پروگرام منعقد کرنے کا ہدف دیا۔ میٹنگ کے اختتام پر امیر حلقہ پنجاب شرقی جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے تنظیم کی کارکردگی کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اجتماع میں کافی عرصہ کے بعد حاضری ہوئی ہے۔ اس حاضری کا مقصد میٹنگ کی کارروائی براہ راست دیکھنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ لاہور جنوبی بہتر انداز کے حامل منظم ماہانہ پروگرام کے منعقد کرنے پر مبارک باد کی مستحق ہے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ معمول کے پروگرام میں دلچسپی کے عنصر کو قائم رکھا گیا ہے۔ انہوں نے مختلف پروگراموں میں تنظیم کی حاضری کو تسلی بخش قرار دیا اور درس قرآن کے حلقوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے دعوتی کام کے نئے نئے طریقوں پر خوشی کا اظہار کیا۔ مزید براں تنظیم میں نظم کی پابندی پر زور دیا۔

## تنظیم اسلامی پیرس کی ماہ جون کی کارگزاری

۷/جون کو منتخب نصاب یاد کرنے کا پروگرام ہوا۔ اس کے لئے تین تین رفقاء کا گروپ بنا دیا گیا۔ منتخب نصاب نمبر ۲ کا بذریعہ ویڈیو کیسٹ درس ہوا۔ بعد نماز عصر پیرس کے امیر تنظیم اسلامی نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً بیس ساتھیوں نے شرکت کی۔

۱۴/جون کے پروگرام میں منتخب نصاب کا درس قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ منتخب نصاب نمبر۲ میں سے ہوا۔

۲۱/جون کے پروگرام میں ۵ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منتخب نصاب کے حفظ کا پروگرام ہوا۔ ساڑھے پانچ بجے سے سوا چھ بجے تک درس قرآن بذریعہ وڈیو کیسٹ منتخب نصاب نمبر۲ میں سے ہوا جو سورۂ نور کی آیات ۶۲ تا ۶۴ پر مشتمل تھا۔

۲۸/جون کا پروگرام قریبی مسجد کرد میں ۵ بجے شروع ہوا۔ معمول کے مطابق ۵ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منتخب نصاب ایک دوسرے کو سنایا گیا۔ ساڑھے پانچ بجے سے سوا چھ بجے تک منتخب نصاب ۳ میں سے سورۂ توبہ آیات ۴۳ تا ۴۹ کا درس ہوا۔ نماز عصر کے بعد راہ نجات کے موضوع پر ساتھیوں سے گفتگو ہوئی۔ (مرتب : محمد فاروق علی)

## اُسرہ دیر کا شب بسری پروگرام

تنظیم اسلامی اُسرہ دیر اور اُسرہ بی بیوڑ کے رفقاء نے ۲۷/جون کو شب بسری کا پروگرام ترتیب دیا۔ نماز عصر سے قبل ناظم مالاکنڈ ڈویژن جناب مولانا غلام اللہ حقانی دیر تشریف لائے۔ حسب پروگرام مرکزی مسجد بابا صاحب میں بعد نماز عصر اُسرہ بی بیوڑ کے رفیق جناب حسین احمد نے درس قرآن دیا اور بعد از نماز مغرب مولانا غلام اللہ حقانی نے منہج انقلاب نبویؐ پر مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ۴۰ احباب نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء مولانا نے "فرائض دینی" کے موضوع پر خطاب کیا۔ نماز فجر سے قبل اور بعد مولانا کے ساتھ مختصر سی مشاورت ہوئی جس میں اگلے ماہ کے پروگراموں طے کئے گئے۔ آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ شب بسری پروگرام ختم ہو گیا۔
(رپورٹ : سعید اللہ خان)

## سواڑی : ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام

محمد ایاز خان کی خصوصی دعوت پر ناظم ذیلی حلقہ مالاکنڈ غلام اللہ خان ۱۸/ جولائی ۹۸ کو بونیر پہنچے۔ اُسرہ سواڑی کے زیر انتظام پروگرام کا انعقاد علاقہ چغرزئی میں ہوا جہاں تنظیم اسلامی کے فعال رفقاء نجیب اللہ' جناب محمد ارشاد اور حضرت رحمٰن مقیم ہیں۔ ۴ افراد کا قافلہ سہ پہر ۴ بجے عازم سفر ہوا اور رات ۱۰ بجے مقررہ علاقے میں پہنچا۔ شدید بارشوں کے باعث خراب سڑک کی وجہ سے سفر نہایت کٹھن رہا۔ رات کو محمد ارشاد صاحب کے ہاں قیام کیا گیا اور وہاں اگلے دن کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ پہلا پروگرام گورنمنٹ ہائی سکول ٹیکوئی میں اساتذہ کرام کے ساتھ روابطے کا تھا۔ صبح ۹ بجے تبلیغی قافلہ سکول پہنچا۔ اساتذہ کرام نے روایتی جوش و خروش کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ سکول کے وسیع و عریض ہال میں اساتذہ کرام جمع تھے جن کی تعداد ۳۰ تک تھی۔ مولانا غلام اللہ خان نے "اسلام میں استاد کی اہمیت اور حضور ﷺ بحیثیت معلم" کے موضوع پر خطاب کیا۔ پروگرام کے آغاز میں تلاوت قرآن' تعارف تنظیم اور اختتام پر سوالات اور دعا ہوئی۔ مولانا نے حضور ﷺ کی انقلابی جدوجہد کا پورا طریقہ کار سیرت النبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے اساتذہ کرام پر زور دیا کہ وہ بحیثیت معلم نوخیز طلبہ میں انقلابی جدوجہد کا جذبہ اجاگر کریں۔ اجلاس کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ اساتذہ کرام کی طرف سے صرف ایک سوال ہوا کہ تنظیم اسلامی اور دوسری اسلامی تنظیموں میں کیا فرق ہے؟ اس سوال کا مولانا حقانی نے مفصل جواب دیا۔ اساتذہ کرام نے فرمائش کی کہ انہیں امیر محترم کی کچھ کتب اور تنظیمی جرائد مطالعے کے لئے دیئے جائیں۔ دعوتی لٹریچر اساتذہ کو مہیا کیا گیا۔

بعد ازاں قافلے کے شرکاء نے نماز جمعہ کی تیاری کی۔ نماز جمعہ کا پروگرام علاقہ جوگا کے دیرینہ رفیق حضرت رحمٰن صاحب کے ہاں طے تھا۔ انہوں نے جامع مسجد کے خطیب سے مولانا حقانی صاحب کیلئے خطاب جمعہ کی اجازت حاصل کر رکھی تھی۔ خطاب جمعہ کیلئے "قرآن کا انقلابی پیغام" موضوع رکھا گیا تھا۔ مولانا حقانی صاحب نے خطاب جمعہ میں معین کردہ موضوع پر قرآن و حدیث اور اسلامی تاریخ کے حوالہ سے مفصل بات کی۔ اختتام خطاب پر افہام و تفہیم کی غرض سے اعلان کیا گیا کہ نماز کے بعد لوگ بیٹھے رہیں چنانچہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے فوراً بعد لوگ بیٹھے رہے۔ محمد ایاز خان نقیب اُسرہ سواڑی نے تنظیم اسلامی کی دعوت کو کھول کر بیان کیا۔ لوگوں نے تنظیم اسلامی کے پروگرام کو سراہا اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ لوگوں کا شدید اصرار تھا کہ اس علاقے میں قرآن و حدیث کے صحیح فکر کو پروان چڑھانے کے لئے ایک روزہ یا دو روزہ کافی نہیں بلکہ یہاں پر کم از کم ایک ہفتہ کا پروگرام رکھا جائے۔ جس پر ذیلی حلقہ کے ناظم نے زیادہ وقت کیلئے یہاں آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ان شاء اللہ تنظیم اسلامی کا نمائندہ وفد جلد علاقہ چغرزئی کا دعوتی دورے کرے گا۔ (رپورٹ : محمد صدیق)

## تنظیم اسلامی لاہور شرقی کا دو روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی لاہور شرقی کا دو روزہ پروگرام ۱۸' ۱۹ جولائی کو منعقد ہوا۔ یہ پروگرام ڈاکٹر شوکت عبدالرؤف کی نگرانی میں ہوا۔ انہوں نے پروگرام کی بھرپور طریقے سے تیاری کی اور خصوصی طور پر نئی بورڈ تیار کروائے۔ ۱۸ جولائی کی صبح ۸ بجے دو روزہ میں شرکت کے لئے حسب پروگرام صبح ۹ بجے ماڈل ٹاؤن اے' بی' سی' ڈی اور ایچ اور کے بلاک کی مارکیٹس میں نئی بورڈز آویزاں کئے گئے اور "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ ایک بجے سے نماز عصر تک کا وقت کھانے اور آرام کے لئے وقف تھا۔ عصر کے بعد جناب رشید ارشد نے "منہج انقلاب نبویؐ" کے موضوع پر قرآن اکیڈمی لائبریری پروجیکٹر اور سلائیڈز کی مدد سے لیکچر دیا جس میں دس احباب بھی شریک ہوئے۔ مغرب کے بعد فیصل ٹاؤن میں اشرف بیگ نے "نیکی کا حقیقی تصور" اور ڈاکٹر سہیل امجد نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے حوالے سے گفتگو کی۔ اس پروگرام میں پندرہ احباب شریک ہوئے۔ رات کو نماز عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد جناب نسیم الدین صاحب کا خصوصی لیکچر "انفرادی دعوت کے اصول و مبادی" وڈیو کے ذریعے دکھایا گیا۔ اگلے روز صبح ۳۰۔۸ بجے رفقاء و احباب کے مختلف گروپس کا "منہج انقلاب نبویؐ" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ چائے کے وقفہ کے بعد رفقاء نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر آزمائشی خطاب کیا۔ بعد نماز عصر غلام مرتضیٰ صاحب کے ہاں جناب رشید ارشد نے فکر آخرت کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ اس درس پر یہ دو روزہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ : عبدالمتین مجاہد)

## تنظیم اسلامی لاہور شرقی کا ماہانہ اجتماع

لاہور شرقی کے ماہانہ اجتماع کا آغاز ۲۸ جولائی کو قرآن اکیڈمی میں بعد نماز مغرب ہوا۔ امیر تنظیم محمود عالم میاں نے درس قرآن دیا۔ انہوں نے سورۂ عصر کی روشنی میں کامیابی کے چار بنیادی لوازم بیان کئے۔ درس قرآن کے بعد ناظم تنظیم جناب اشرف بیگ نے ماہانہ رپورٹ پیش کی۔ اسرہ ٹاؤن شپ کے نقیب جناب فرخ منیربٹ نے "نبی اکرمؐ سے تعلق کی بنیادیں" مختصراً بیان کیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب اپنا جائزہ لیں کہ ہمارا تعلق نبی اکرمؐ سے مذکورہ بنیادوں پر قائم ہے کہ نہیں۔ بعد ازاں ڈاکٹر احمد افضال نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی بیان کئے۔ (مرتب : محمود عالم میاں)

## رفقائے میانوالی کی سرگرمیاں

۷ جون ۱۹۹۸ء کو میانوالی میں ایک روزہ "تفہیم دین کورس" منعقد ہوا۔ ذاتی رابطے کے ذریعے اساتذہ اور پڑھے لکھے لوگوں کو دعوت دی گئی۔ اسی دوران امیر حلقہ نے میانوالی' ڈیرہ اسماعیل خان اور بھکر کا ۷ روزہ پروگرام تشکیل دے رکھا تھا۔ اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کے لئے ۷ جون کو میانوالی اور ۸/جون کو ناگنی میں ایک روزہ "تفہیم دین کورس" کا پروگرام ہوا۔ میانوالی میں صبح ساڑھے آٹھ بجے سے دوپہر ایک بجے تک پروگرام ہوا۔ ۳۰/ احباب اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ گورنمنٹ کمرشل کالج کے پرنسپل حافظ محمد اکرم شاہ شریک پروگرام ہوئے۔ فرائض دینی کا جامع تصور' دین اور مذہب کا فرق' حقیقت ایمان' فکر آخرت اور موجودہ حالات میں غلبہ دین اور اس کا طریق کار پر گفتگو ہوئی۔ پروگرام کے آخر میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی امیر حلقہ نے سوالوں کے

جوابات دیئے اور دورۂ افغانستان کے مشاہدات بیان کئے۔ شام کے وقت شہر میں ملاقاتیں کی گئیں۔ ۸ جون کو نانگنی میں پروگرام ہوا۔ پروگرام کے بعد نقیب اُسرہ ذکاء اللہ خان نے کھانے کا اہتمام کیا۔ (مرتب : محمد عبداللہ خان)

## رفقائے گوجر خاں کی دعوتی سرگرمیاں

۳/ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو اُسرہ گوجر خان کے زیر اہتمام ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان نے ایک تربیتی نشست میں جہاد اور اس کے مراحل کے موضوع پر لیکچر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کی زندگی میں جہاد اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ناظم حلقہ نے عبادت رب' اشاعت دین اور اقامت دین کے ضمن میں جہاد پر روشنی ڈالی۔ دعوت دین کے ضمن میں افراد معاشرہ کو حکمت کے ساتھ دعوت دی جائے۔ دعوت سے پہلے داعی کے لئے ضروری ہے کہ لازماً اپنی اصلاح کر لے کیونکہ عوام الناس داعی کی سیرت و کردار کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ آج دنیا میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت میں شرک اپنے عروج پر ہے۔ کائنات میں اللہ کا قانون چل رہا ہے' زمین پر اللہ کا دین غالب نہیں۔ اس سے بڑا شرک کیا ہو گا۔ اسی دین کو غالب کرنے کے لئے ہمیں جہاد کرنا ہو گا کیونکہ جہاد تو قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

(رپورٹ : ظفر اسلام)

## رفقائے دیر کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی دیر کے زیر اہتمام ایک چھ روزہ "تفہیم دین کورس" ۹ تا ۱۴ جولائی مسجد بلال متصل نزد فوجی کیمپ دیر منعقد ہوا۔ "عظمت قرآن" کے موضوع پر مولانا غلام اللہ حقانی نے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب قرآن مجید کے حقوق پر بھی مولانا موصوف ہی نے خطاب کیا۔ اگلے دن صبح راقم نے مولانا کے ساتھ مل کر احباب سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ خطاب جمعہ کے لئے اسی مسجد میں دعوتی مہم بھی چلائی گئی۔ پشاور سے جناب وارث خان اور نظام اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ پروگرام کا موضوع "مذہب اور دین کا فرق" تھا جسے جناب وارث خان نے واضح کیا۔ بعد از نماز مغرب اسی موضوع پر پھر خطاب ہوا۔ تیسرے دن جناب وارث خان اور نظام اللہ کے ہمراہ راقم اور کنوڑی کے دو رفقاء نے مقامی جامع مسجد میں "فرائض دین" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس نشست میں قریباً ۱۲۰ افراد نے شرکت کی۔ بعد از خطاب چند لوگوں نے سوال کئے جس میں تحریک نفاذ شریعت کے مقامی امیر بھی شامل تھے۔ پروگرام کے تیسرے دن بعد از نماز عصر جناب وارث خان نے اسلام کے معاشی' معاشرتی اور سیاسی نظام پر خطاب کیا۔ چوتھے دن وارث خان اور نظام اللہ نے سوات میں منعقدہ تحریک نفاذ شریعت کے اجلاس میں شرکت کی۔ راقم' مولانا غلام اللہ حقانی اور کنوڑی کے نقیب اسرہ نے دعوتی مہم میں کشمیری کے ایک گاؤں "جبر" میں انفرادی ملاقاتیں کیں۔ بعد نماز ظہر ایک مقامی مسجد میں فرائض دینی پر خطاب بھی ہوا۔ تحریک نفاذ شریعت کے ایک کارکن کے ساتھ تفصیلی بات بھی ہوئی۔ "حقیقت جہاد" پر جناب محمد فہیم صاحب نے خطاب کیا۔ بعد از نماز مغرب مولانا غلام اللہ حقانی نے اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔ پانچویں دن صبح دس بجے تک انفرادی ملاقاتیں کی گئیں۔ اُسرہ کنوڑی کے نقیب جناب لائق سید کی کاوشوں سے "سندرول" میں دعوتی پروگرام ہوا۔ مولانا موصوف نے منہج انقلاب نبویؐ پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ایک مقامی عالم دین کے ساتھ مختصر سی گفتگو بھی ہوئی۔ بعد نماز عصر "مطالبات دین" پر مولانا نے خطاب کیا جس میں ۳۰ افراد نے شرکت کی۔ مسجد بلال میں جناب محمد فہیم نے جماعت اور لزوم جماعت پر خطاب کیا۔ اگلا ہدف مرکزی جامع مسجد بابا صاحب میں دعوتی پروگرام تھا۔ مولانا صاحب نے بندگیٔ رب پر مختصر مگر جامع گفتگو کی۔

راقم اور مولانا نے دارالعلوم دیر میں جو کہ جماعت اسلامی کا مرکز بھی ہے۔ "فرائض دینی" پر اور تنظیم اسلامی کی دعوت کے موضوع پر خطاب کیا۔ حسب پروگرام رفقاء نے بھی مختلف مساجد میں دعوتی پروگرام کئے۔ آخری دن منہج انقلاب نبویؐ پر مولانا صاحب نے خطاب کیا۔ جماعت اسلامی دیر کے امیر اور ایک سابقہ امیدوار صوبائی اسمبلی بھی شریک پروگرام تھے۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ جماعت اسلامی کے کارکنوں اور مقامی امیر جماعت کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ پروگرام میں ۱۵۰ افراد نے شرکت کی۔ یوں "چھ روزہ تفہیم دین کورس" ختم ہو گیا۔ (رپورٹ : سعید اللہ خان)

## "جب ہدایت کی روشنی پھیلے گی تو گمراہی کے اندھیارے دور ہوتے چلے جائیں گے"

### امیر محترم سے رفیق تنظیم ملتان نعیم محبوب ملک کی ایک مختصر ملاقات کی روداد

امیر محترم مورخہ ۸/ جولائی کو قرطبہ کمپلیکس ملتان کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرنے ملتان پہنچے۔ رفقاء تنظیم سے ملاقات بھی کی لیکن میں بعض ناگزیر مصروفیات کے باعث ملاقات نہ کر سکا۔ امیر محترم کے خطاب کے بعد میں ان کے پروگرام کے مینجر امیر حلقہ جنوبی پنجاب ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب سے ملا اور امیر محترم سے ملاقات کا وقت مانگا۔ انہوں نے نہایت خوشدلی سے ۹/ جولائی کو نو بجے صبح اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کی اجازت دے دی۔ دوسرے دن مقررہ وقت پر میں امیر محترم کے روبرو حاضر ہوا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا اور اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے یہودیوں کی عالمی سطح پر بالادستی پر بات کی۔ امیر محترم نے اس پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہودیوں کا بین الاقوامی سطح پر سرغنہ پہلے برطانیہ تھا اب امریکہ ہے۔ خلیج کی جنگ میں صدام حسین کے سکڈ میزائل کا توڑ کرتے ہوئے امریکہ نے اسرائیل کو پیٹریاٹک میزائل فراہم کئے اور اسرائیل کی ہر طرح سے اخلاقی اور سیاسی معاونت کی۔ یہ وہی امریکہ ہے جو پاکستان کو رقم کی ادائیگی کے باوجود 16-F طیارے دینے سے انکار کر رہا ہے۔ اب تو ٹیکنالوجی اس قدر جدت اختیار کر گئی ہے کہ ایف سولہ طیارے جدید طیاروں کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اس کے علاوہ جو ٹیکنالوجی اور ہتھیار ہمیں دیئے جاتے ہیں وہ فرسودہ اور متروک ہو چکے ہوتے ہیں۔ آرمیگاڈان سے متعلق سوال میں امیر محترم نے فرمایا کہ اس جنگ میں افراد بھی لڑیں گے لیکن اس کا فیصلہ افراد کی وجہ سے نہیں ہو گا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ہی روشنی کی وجہ سے ہو گا کہ آپ جہاں تک دیکھیں گے یہودی پگھل جائیں گے' اس کا تصور آپ لیزر ٹیکنالوجی کی طرز پر کر سکتے ہیں۔ میرے اس سوال پر کہ بی جے پی کے بھارت سے تعلقات کے متعلق ہمارے تنظیمی موقف کی اب کیا صورت ہو گی جو باہمی مسائل کے حل "کچھ لو اور کچھ دو" کی بنیاد پر ہے' جس میں کشمیر کا مسئلہ بھی ہے جس کا آپ نے فارمولا دیا ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ہمارا وہ موقف بی جے پی کی حکمرانی سے پہلے کا تھا۔ اب صورتحال تبدیل ہو چکی ہے۔ بی جے پی ایک انتہا پسند قوم پرست ہندو تنظیم ہے جس کے ایجنڈے میں مسلم پرسنل لاء کو ختم کرنا' ایٹمی ہتھیاروں سے فوج کو لیس کرنا' ایودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر اور کشمیر کی مخصوص حیثیت کو ختم کرنا ہے۔ فی الحال بی جے پی حکومت کو اپنے ایجنڈے پر عملدرآمد کرنے میں مشکلات درپیش ہیں کیونکہ مخلوط حکومت اس پوزیشن میں نہیں۔ میں نے امیر محترم سے کہا کہ ماضی میں بی جے پی کے انتخابی ریکارڈ کو دیکھیں تو اس نے اپنی سیٹوں میں حیرت انگیز اضافہ کیا ہے اور موجودہ حکومت اس کی سیاسی ترقی کا ثبوت ہے۔ مستقبل میں ہونے والے انتخابات میں بی جے پی کی اکثریت میں آنے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ امیر محترم نے جواباً کہا کہ ہو سکتا ہے کہ بی جے پی کی مقبولیت اگلے انتخاب تک اور زیادہ گر جائے۔ میں ملتان شہر کے ایک مسئلے کی طرف نشاندہی کی اور اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ پرویزی فکر آج کے پڑھے لکھے نوجوانوں میں تیزی سے سرایت کر رہا ہے' اس کا حل کیا ہو سکتا ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ قرآن پاک کی غلط تعبیر و تشریح ایک گمراہی ہے اور گمراہی تیزی سے پھیلتی ہے۔ اس کا توڑ یہی ہے کہ آپ قرآن کے صحیح فکر کو عام کرتے جائیں۔ جب روشنی آئے گی تو گمراہی کا اندھیرا خود بخود چھٹتا چلا جائے گا۔ مولانا مودودیؒ نے بھی اس فتنہ انکارِ حدیث کے رد میں بہت اچھی کتب لکھی ہیں ان کا مطالعہ مفید رہے گا۔ میری اس بات پر کہ پاکستان میں چند دانشور اور علماء کسی انقلاب کی آمد کی نوید دے رہے ہیں۔ کیا انقلاب کے امکانات ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جو بھی انقلاب آئے گا وہ اسلامی انقلاب نہیں ہو گا۔ اس گفتگو کے بعد چند رسمی باتیں ہوئیں اور میں اجازت لے کر روانہ ہوا اور اس ملاقات پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ (رپورٹ : نعیم محبوب ملک)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۳۰
سالانہ زرِ تعاون ۔/۱۵۰ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳۔۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

# مسلم اُمہ ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

## امریکہ، اسرائیل، ترکی گٹھ جوڑ اور ایرانی میزائل پروگرام

لبنان کے روحانی رہنما شیخ محمد حسین فضل اللہ نے کہا ہے کہ خطہ میں امریکہ، اسرائیل اور ترکی کے بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کے باعث ایران کے میزائل پروگرام کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے اور اگر اسرائیل نے شام کے خلاف حملہ کی کوشش کی تو ایران شام کے ساتھ مل کر اس جارحیت کا منہ توڑ جواب دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران نے گزشتہ دنوں درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے میزائل شہاب تھری کا جو تجربہ کیا ہے وہ خطہ کے مسلم ممالک کے لئے قابل فخر ہے۔ امریکہ اسرائیل اور ترکی کا دفاعی تعاون ایران سمیت کئی دیگر مسلم ممالک کے لئے خطرہ کا باعث ہے اس لئے ایران کے اس دفاعی اقدام نے مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند کیا ہے۔

## کوسوو : پناہ گزینوں کیلئے اقوام متحدہ کی پہلی امدادی کھیپ

کوسوو پر سرب حملے کے بعد وہاں سے بھاگنے والے البانوی نژاد پناہ گزینوں کے لئے اقوام متحدہ کے ایک قافلے نے ہنگامی امداد کی پہلی کھیپ پہنچادی ہے۔ یہ غذائی پارسل مالی سودنامی قصبے کے جنگلوں میں پناہ لینے والے ایک ہزار البانوی نژاد افراد کو دیئے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ سرب حملوں کے بعد ہزاروں لوگ اپنے دیہات سے بھاگ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان کے لئے فوری امداد کا بندوبست نہ کیا گیا تو یہ علاقہ شدید تباہی کی علامت بن جائے گا۔

## اقوام متحدہ کی پابندیاں : عصمت عبدالمجید لیبیا جائیں گے

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کے باوجود لیبیا جائیں گے۔ وہ بذریعہ طیارہ تیونس جائیں گے اور باقی سفر کار کے ذریعے مکمل کریں گے۔ وہ ۱۹۸۸ء میں سکاٹ لینڈ میں ایک امریکی طیارے لاکربی کو بم سے تباہ کرنے کے سلسلے میں ۲ مشتبہ لیبیائی باشندوں کے ملوث ہونے کے تنازع کو حل کرنے کے لئے برطانوی اور امریکی اقدامات کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ لیبیا کا کہنا ہے کہ ان مشتبہ افراد کے خلاف عدالتی کارروائی سکاٹ لینڈ سے باہر ہونی چاہئے۔

## طالبان مکمل فتح کی دہلیز پر پہنچ گئے

طالبان شمالی افغانستان میں اہم کامیابیوں کے بعد پیر کے روز مخالف اتحاد کے دار الحکومت مزار شریف کی طرف مشرق اور مغرب دونوں اطراف سے بڑھ رہے ہیں۔ مزار شریف واحد شہر ہے جو طالبان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ اس شہر سے ۲۰ کلو میٹر دور بلخ ضلع کے مقامی کمانڈر سفید جھنڈے لہرا کر طالبان کی فوج میں مل ہو گئے ہیں۔ سرکاری ریڈیو کے مطابق طالبان کی فوج فتح کی دہلیز پر پہنچ چکی ہے۔ آزاد ذرائع نے بھی طالبان کی کامیابیوں کی تصدیق کی جبکہ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس نے درخواست کی ہے کہ مزار شریف میں رہ جانے والے ۱۸ غیر ملکی امدادی کارکنوں کو بھی باہر نکلنے کا موقع دیا جائے۔ طالبان نے شبرغان پر قبضے کے صرف ایک روز بعد مزار شریف کے مشرق میں سمنگان صوبے پر بھی قبضہ کر لیا اور کسی بھی وقت مزار شریف پر حملہ ہو سکتا ہے۔ افغانستان کے سابق صدر برہان الدین ربانی کے مزار شریف سے چلے جانے کے بعد ایران نواز شیعہ تنظیم حزب وحدت کی فوجوں نے صدارتی محل پر قبضہ کر کے محل کو لوٹ لیا اور تقریباً تین ارب افغانی کرنسی پر قبضہ کر لیا ہے۔

## کویت نے 250 کروڑ ڈالر پاکستان کے حوالے کر دیئے

پاکستان کے ایٹمی تجربات کے نتیجہ میں لگنے والی بین الاقوامی پابندیوں کے باعث پیدا ہونے والے اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے کویت نے دونوں ممالک کے درمیان مستحکم برادرانہ تعلقات کی لاج رکھتے ہوئے پیر کو 250 ملین ڈالر کے آسان قرضے کی رقم پاکستان کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی ہے جس سے پاکستان کو واجبات کی ادائیگی میں مدد ملے گی۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایٹمی تجربات کے فوری بعد کویت، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سمیت دیگر مسلم برادر ممالک کا دورہ کر کے نہ صرف انہیں ان ایٹمی تجربات کے حوالہ سے اعتماد میں لیا بلکہ ان کے نتیجہ میں لگنے والی پابندیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مدد کی بھی اپیل کی جس پر تمام مسلم ممالک نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور اس یقین دہانی کے تحت رقوم کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلامی ترقیاتی بنک (آئی ڈی بی) بھی متعدد اسلامی مالیاتی و بینکنگ اداروں کے ذریعے پاکستان کو مالی امداد فراہم کر رہا ہے۔

دینی اور دنیوی تعلیم کا سنگم
زیر نگرانی ڈاکٹر اسرار احمد
قرآن کالج لاہور (لاہور بورڈ سے الحاق شدہ)
ایف اے (آرٹس و جنرل سائنس کمپیوٹر) اور آئی کام
میں داخلے جاری ہیں
● محدود سیٹیں ● داخلہ میرٹ کی بنیاد پر
داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 10/ اگست ہے
○ کمپیوٹر کی لازمی اور مفت تعلیم ○ ہاسٹل کی محدود سہولت
پتہ : 191- اتاترک بلاک 'نیو گارڈن ٹاؤن ☎: 5833637